تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL

QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار

قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۵	مطابق ۲۴ صفر ۱۳۴۶ھ	سہ شنبہ	مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۲۷ء	نمبر ۱۶

حضرت ام المومنین کی صحت کے لئے دُعا کی جائے

حضرت نواب محمد علیخان صاحب آف مالیر کوٹلہ نے شملہ سے ۱۹ اگست کو حسب ذیل تار ارسال فرمایا ہے:-

"حضرت ام المومنین بیمار ہیں۔ تمام جماعت احمدیہ سے دُعا کی درخواست ہے"

احباب خاص طور پر دُعا فرمائیں۔ اور اس وقت تک پنجگانہ نمازوں میں دُعا فرماتے رہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ صحت بخشے۔ اور یہ خوشخبری احباب تک پہنچائی جائے۔

اطلاع:- چونکہ ۳۰ اگست کا پرچہ ماہواری ایڈیشن ہوگا جو غیر معمولی حجم پر شائع کیا جائیگا۔ اسلئے اس کی کتابت اور چھپائی کی وجہ سے ۲۶ اگست کا اخبار شائع نہ ہو سکیگا۔

محضر نامہ ۳۱ اگست تک تیار ہونا چاہیئے

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ الفضل مجریہ ۱۶ اگست میں ۸ اگست تک دستخط کنندگان کی ضلعوار تعداد دیجا چکی ہے۔ آج میں ۱۵ اگست تک کی تعداد شائع کرتا ہوں اور کامل ایک ہفتہ کا کام آپ لوگوں کے سامنے رکھتا ہوں اسوقت مجموعی تعداد ۱۱۳۶۱۰ ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ لوگوں نے ابھی تک کام کا ۱/۵ سے کچھ زائد حصہ ختم کیا ہے اور بہت بڑا حصہ کام کا باقی ہے۔ یہ تعداد قریباً ایک ماہ میں پوری ہوئی ہے۔ اور کام کی یہ رفتار بہت ہی سست ہے اسی رفتار سے اگر کام کیا گیا تو کامیابی ناممکن ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے مجھے ارشاد پہنچا ہے کہ مطلوبہ تعداد یعنی کم از کم پانچ چھ لاکھ ۳۱ اگست یا زیادہ سے زیادہ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں پوری ہونی چاہیئے۔ اس سے آپ خود ہی سوچ لیں۔ کہ کس قدر ہمت کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ قوم جو اپنے آقا و مطاع کے ایک ارشاد پر کئی بار لاکھوں روپیہ ایک مقررہ میعاد کے اندر جمع کر چکی ہے۔ اس کے لئے پانچ چھ لاکھ آدمیوں کے دستخط یا انگوٹھے لگوانا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ لیکن میعاد اب اس قدر تھوڑی رہ گئی ہے کہ جب تک وہ احباب جنکی خدمت میں محضر نامہ کے فارم بھیجے گئے ہیں یا مبلغین صیغہ دعوۃ و تبلیغ جو اس وقت دورہ پر ہیں۔ اپنی تمام تر توجہ اس کام پر نہیں لگائیں گے مقررہ میعاد کے اندر مطلوبہ تعداد کا پورا ہونا مشکل نظر آرہا ہے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ سے پھر ایک مرتبہ توجہ دلاتا ہوں کہ صیغہ دعوۃ و تبلیغ کے مبلغین اور باقی احباب اس شاندار کام میں عجلت اختیار کریں۔

جن احباب کی طرف سے تھوڑی [illegible] تعداد پہنچ چکی ہے ان کو بھی چاہیئے۔ کہ جب تک تعداد پوری نہ ہو جائے مزید کوشش کرتے چلے جائیں ؞

میں یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ شہری جماعتوں کی طرف سے ابھی تک بہت کم تعداد پہنچی ہے۔ چاہیئے کہ جس قدر تعداد دستخط کنندگان کی ان کے پاس ہے وہ فوراً روانہ کریں اور مزید تعداد بہم پہنچانے کے لئے کوشش کرتے چلے جائیں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک کہ مرکز سے تعداد پوری ہو جانے کا اعلان نہ ہو جائے ؞

اس قدر ضروری گذارش کے بعد اب میں ہفتہ مختتمہ ۱۵ راگست کی ضلعوار تعداد بمقابلہ تعداد گذشتہ شائع کرتا ہوں۔ تاکہ ہر ایک ضلع کے احباب کو معلوم ہو جائے کہ اس عرصہ میں انہوں نے کس قدر کام کیا ہے ؞

ضلع	تعداد سابقہ	تعداد موجودہ	
علاقہ پنجاب			
گورداسپور	۹۲۲۹	۱۳۱۴۳	اور زیادہ تعداد مطلوب ہے
جھنگ	۱۱۲۳	۱۱۲۳	بہت زیادہ تعداد مطلوب ہے
امرتسر	۹۹۹	۹۹۹	سخت جمود کی حالت۔ اراکین جماعت توجہ کریں
شاہپور سرگودھا	۹۷۴	۴۱۸۲	اور ہمت کی ضرورت ہے
لاہور	۱۲۲۴۹	۱۴۶۸۷	بلحاظ مسلم آبادی کے تعداد کم ہے
راولپنڈی	۲۲۹	۲۲۹	بہت سستی ہو رہی ہے
لائلپور	۴۹۹۳	۹۱۶۹	زیادہ توجہ کی ضرورت ہے
سیالکوٹ	۳۸۵۰	۸۰۷۴	بلحاظ مسلم آبادی کے تعداد کم ہے شہر کا محضر نامہ نہیں پہنچا ؞
گجرات	۳۸۵۵	۹۹۲۱	اور زیادہ ہمت کی ضرورت ہے یہ تعداد کچھ بھی نہیں ؞
ریاست جموں و کشمیر	۱۱۴	۱۱۴	-
ہوشیارپور	۲۸۵۷	۳۰۴۱	بہت تھوڑی تعداد ہے۔
فیروزپور	۵۲۹۹	۵۴۰۳	اراکین جماعت توجہ کریں۔ سستی ہو رہی ہے
شیخوپورہ	۲۴۳۲	۲۴۲۲	״ ״
میانوالی	۲۴۳۰	۲۴۳۰	״ ״
رہتک	۵۶۷	۵۶۷	״ ״
جالندھر	۳۴۱۴	۴۹۱۴	زیادہ تعداد مطلوب ہے۔
گوجرانوالہ	۱۴۳۵	۲۶۵۳	״
ملتان	۶۲۹	۶۲۹	غفلت ہو رہی ہے۔ اراکین جماعت توجہ کریں
منٹگمری	۶۱۳	۹۹۹۸	زیادہ تعداد مطلوب ہے
لدھیانہ	۷۶۳	۲۰۰۰	״
جہلم	۵۰۱	۲۱۹۵	״
انبالہ	۶۲۲	۸۱۸	غفلت ہو رہی ہے اراکین جماعت توجہ کریں
ریاستہائے جیند مالیر کوٹلہ وغیرہ	۱۳۲	۲۱۴۶	-
ڈیرہ غازیخان	۱۱۷۱	۱۷۹۸	بہت زیادہ تعداد مطلوب ہے
دہلی	۳۵۰۰	۳[illegible]۰۰	״
اٹک	۵۰	۵۰	کچھ بھی کام نہیں ہوا۔
گوڑگانواں	۳۵۵	۳۵۵	״
کوئٹہ	-	۵۷	״
میزان	۶۳۸۶۵	۱۰۷۴۹۳	

علاقہ سرحد

ضلع	تعداد سابقہ	تعداد موجودہ	
ہزارہ	۵۰۰	۵۰۰	۳ راگست کے بعد کوئی زیادتی نہیں ہوئی۔ بہت زیادہ تعداد مطلوب ہے
کوہاٹ	۱۴۶	۱۴۶	یکم اگست ״ ״ ״ ״
بنوں		۱۰۳۲	۱۱ راگست ״ ״ ״ ״
پشاور		۴۴۳۹	بہت زیادہ تعداد مطلوب ہے
میزان	۶۴۶	۶۱۱۷	

کل میزان پنجاب	۱۰۷۴۹۳
״ سرحد	۶۱۱۷
	۱۱۳۶۱۰

فتح محمد سیال ایم اے سکرٹری صیغہ ترقی اسلام

حضرت امام جماعت احمدیہ کا ورود شملہ میں

حضرت اقدس کی آمد کی خبر شملہ میں کئی روز سے تھی۔ جملہ دوست دن گن گن کر گذار رہے تھے۔ دو تین تار قادیان سے میاں عبداللہ خان صاحب کے نام حضرت اقدس کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے ملے۔ جن میں تاریخ اور وقت آمد کی اطلاع تھی۔ آخری تار میں یہ اطلاع تھی۔ کہ حضرت صاحب شملہ میں اتوار کے دن دوپہر کے وقت پہنچیں گے۔ لیکن اس کے بعد الفضل ملا۔ جس میں ۴۵-۹ کا وقت اتوار کے دن کا دیا ہوا تھا۔ خیال ہوا۔ کہ ممکن ہے چند بزرگ جو حضرت اقدس کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں۔ وہ ۴۵-۹ کی گاڑی پر آجائیں۔ اور خود حضور دوپہر کو پہنچیں۔ اس لئے چند دوست اتوار کے دن صبح کے وقت ریلوے اسٹیشن پر پہنچے۔ جن میں چھوٹے بچے بھی احمدی احباب کے تھے۔ دوست گاڑی کے انتظار میں تھے۔ کہ اتنے میں حضرت قبلہ نواب محمد علی خان صاحب کا ریلوے سٹیشن پر ٹیلیفون آیا۔ اور اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر صاحب نے مجھے بلا کر ٹیلیفون کی اطلاع دی۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ حضور دو بجے کی گاڑی پر تشریف لائینگے۔ اس پر ایک پارٹی تو حضور کی ملاقات کے لئے سمر ہل سٹیشن پر جو شملہ سے پہلا اسٹیشن ہے پہنچی۔ دوسری پارٹی چوتھے اسٹیشن تارا دیوی پر۔ وہاں جب گاڑی پہنچی۔ تو حضور خدام کو دیکھ کر گاڑی سے اتر آئے۔ دوستوں نے مصافحہ کیا۔ پھر سب حضور کے ساتھ ہی گاڑی میں سوار ہو گئے ؞

عصر کے قریب گاڑی شملہ پہنچی۔ یہاں جماعت کے دوستوں کا اور بعض غیر احمدی احباب کا جو ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تھے کافی ہجوم تھا۔ حضرت اقدس جب گاڑی سے پلیٹ فارم پر تشریف لائے۔ تو جناب خان صاحب برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ شملہ نے حضور کا استقبال کیا۔ اور بعد میں ان دوستوں کو جو پلیٹ فارم پر صف باندھے کھڑے تھے۔ حضرت اقدس سے جناب امیر صاحب نے علیحدہ علیحدہ باری باری مصافحہ کرایا۔ مصافحہ کے بعد حضور نے فرمایا۔ نمازیں ہم سٹیشن پر ادا کرینگے۔ چنانچہ نمازوں کے لئے وہاں انتظام کیا گیا۔ مکرم جلال الدین صاحب احمدی انسپکٹر ریلوے و بابو عبدالکریم صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کا خاص طور شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے نماز کے اہتمام میں مدد دی ؞

نمازیں ادا کرنے کے بعد حضرت اقدس کی خدمت میں سواری کے لئے رکھشا پیش کی گئی۔ کیونکہ سٹیشن سے آگے قریب تین میل جانا تھا لیکن حضور نے اپنے خدام کا اپنی سواری کے ہمراہ جانا اس طریق پر کہ خود سوار ہوں اور خدام ساتھ ساتھ چلیں پسند نہ فرمایا۔ اور خود معہ قبلہ نواب صاحب و حضرت میاں بشیر احمد صاحب و دیگر بزرگوں کے سنجولی تک جہاں کوٹھی لی گئی ہے پیدل تشریف لے گئے۔ وہاں جناب میاں عبداللہ خان صاحب نے چائے کا انتظام کر رکھا تھا حضور نے سب خدام کو چائے پینے کے لئے ارشاد فرمایا۔ چنانچہ تعمیل حکم بجا لانے کے لئے سب دوست شریک ہوئے اور بعد چائے کی فراغت کے چونکہ رات ہو گئی تھی۔ دوست اجازت لیکر اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے ؞

۱۴ راگست انجمن احمدیہ شملہ نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں حضرت اقدس سے ملاقات کرنے والوں کو اجازت عام دیدی گئی ہے ۲۸ راگست کو انجمن احمدیہ شملہ کا جلسہ بھی ہوگا ؞

نصیر الحق جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ شملہ

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی روانگی انگلستان

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لاء [illegible] پنجاب ۲۴ راگست کو عازم انگلستان ہوئے۔ آپ وہاں [illegible] اور [illegible] کے متعلق پنجاب کونسل کے مسلمان ارکان کی [illegible] انجام دینگے۔ آپ کی خداداد قابلیت اور سرگرمی سے [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸۶

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۲۷ء

ہندو اخبارات میں عدالت عالیہ کی ہتک

حکومت سے ایڈیٹر و پرنٹر مسلم آؤٹ لک کی رہائی کا مطالبہ

جن حالات میں محترم ایڈیٹر صاحب اخبار "مسلم آؤٹ لک" نے وہ مضمون لکھا تھا۔ جسے عدالت عالیہ لاہور نے اپنی ہتک قرار دیکر ان کے ساتھ پرنٹر مسلم آؤٹ لک کو بھی قید و جرمانہ کی سزا دی۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے مصلحت اور ہوشمندی کا تقاضا یہی تھا کہ "مسلم آؤٹ لک" کے خلاف قطعاً مقدمہ نہ چلایا جاتا۔ لیکن مسلمانوں میں مزید بے چینی اور بے اطمینانی پیدا ہونے کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے کورٹ کی عزت مقدمہ چلاکر سزا دینے میں ہی سمجھی گئی۔ مگر کس قدر تعجب اور حیرت کی بات ہے۔ کہ وہی ہائی کورٹ جس نے ان تشویشناک حالات میں جو جسٹس کنور دلیپ سنگھ کے فیصلہ راجپال نے پیدا کر دیئے تھے "مسلم آؤٹ لک" کے ایڈیٹر و پرنٹر کو ہتک عدالت کی سزا دی۔ وہ آج ان ہندو اخبارات کے مضامین پر قطعاً خاموش بیٹھی ہے۔ جن میں "مقدمہ ورتمان" کے فیصلہ پر عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کی کھلی کھلی تحقیر کی جا رہی ہے اور معزز جج صاحبان کی نیت پر صریح حملے ہو رہے ہیں۔

چنانچہ "ہندو ہیرلڈ" لاہور نے فیصلہ "ورتمان" کا ذکر کرتے ہوئے آنریبل چیف جسٹس کے خلاف حسب ذیل الفاظ استعمال کئے ہیں۔

"آنریبل چیف جسٹس کا ارادہ پہلے تو یہ تھا کہ مقدمہ ورتمان ایک ہی جج کے سامنے پیش ہو۔ اور جب وکیل سرکار نے درخواست کی۔ کہ یہ مقدمہ ڈویژن بنچ میں پیش ہونا چاہیئے۔ تو آنریبل چیف جسٹس نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا کہ یہ ناممکن ہے۔ مگر بعد میں چیف جسٹس نے اپنا ارادہ بدل لیا۔ اور یہی ناممکن بات ممکن ہو گئی۔ جس کے علل و اسباب چیف جسٹس صاحب ہی بہتر جانتے ہیں"۔

ایک جج کی بجائے ڈویژن بنچ کے سامنے مقدمہ کا پیش ہونا کوئی ایسی بات نہیں۔ جو فیصلہ پر کسی طرح اثر انداز ہو سکے۔ لیکن "ہندو ہیرلڈ" نے اس کا ذکر محض اس بات کے اظہار کے لئے کیا ہے۔ کہ آنریبل چیف جسٹس نے کسی خاص وجہ سے اپنا پہلا ارادہ بدل لیا۔ اور ورتمان کا فیصلہ اسی کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ اس بات کو اس نے اسی مضمون میں اور زیادہ کھلے طور پر اس طرح بیان کیا ہے۔

"ملک کی سب سے بڑی عدالت کا یہ فیصلہ وکیل سرکار کے استدلال کی آواز بازگشت ہے"۔

گویا ملک کی سب سے بڑی عدالت کے سب سے اعلیٰ جج نے "ورتمان" کا فیصلہ قانون کے رو سے نہیں کیا۔ نہ اس میں عدل و انصاف کو مدنظر رکھا ہے۔ بلکہ وکیل سرکار نے جو کچھ کہا۔ اُسے یونہی منظور کر لیا گیا ہے۔

اس سے بڑھ کر معزز چیف جج کی نیت پر اور کیا حملہ ہو سکتا ہے۔ اور ملک کی سب سے بڑی عدالت کے خلاف اس سے زیادہ ہتک آمیز رائے زنی کسے کہہ سکتے ہیں۔ لیکن "ہندو ہیرلڈ" سے ابھی تک اتنا بھی نہیں پوچھا گیا۔ کہ اس نے اس قدر بیباکی اور بیہودہ سرائی سے کیوں کام لیا ہے۔

اس سے بھی بڑھ کر دہلی کے آریہ اخبار "تیج" ۸ اگست نے تحقیر عدالت عالیہ کا ارتکاب کیا۔ جس نے لکھا ہے۔

"جسٹس دلال نے جہاں اس جرم کے لئے تین ماہ قید کافی سمجھی تھی۔ وہاں جسٹس براڈوے و سکیمپ نے ایک سال و چھ ماہ قید سخت کی سزا دینا ضروری خیال کیا۔ اگر یہ مسلم نواز حکومت پنجاب کی سرگرمیوں اور مسلم ایجی ٹیشن کا نتیجہ نہیں ہے۔ تو اور کیا ہے"؟

مطلب یہ کہ عدالت عالیہ نے مسلم ایجی ٹیشن سے ڈر کر ایڈیٹر اور مضمون نگار "ورتمان" کو اس قدر سزا دی ہے۔ ورنہ قانون کے رُو سے وہ سزا نہ دے سکتے تھے۔ کیا معزز جج صاحبان کی نیت پر یہ صریح اور صاف حملہ نہیں ہے۔ کہ انہیں مسلمانوں کے ایجی ٹیشن سے ڈر کر فیصلہ دینے والا بتایا جا رہا ہے۔ اور مکرر یہ کہا گیا ہے۔ کہ

"خواہ جسٹس براڈوے لاکھ یقین دلائیں۔ کہ ہائی کورٹ کا فیصلہ حکومت کی ریشہ دوانیوں سے بالاتر ہے۔ لیکن گردو پیش کے تمام حالات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے عوام اس کا یہی مطلب سمجھیں گے۔ کہ پنڈت دیوی شرن اور لالہ گیان چند کو مسلم ایجی ٹیشن کی پیاس بجھانے کے لئے قربان کیا گیا ہے"۔

الفاظ بالکل صاف ہیں۔ مطلب بالکل واضح ہے۔ حقیقت بالکل عیاں ہے۔ کہ عدالت عالیہ کے چیف جج اور ان کے ایک ساتھی کی نیت پر حملہ کیا گیا ہے۔ اور محض اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ کیوں انہوں نے جسٹس دلیپ سنگھ کے فیصلہ راجپال کی تنقید کرتے ہوئے ایڈیٹر اور مضمون نگار "ورتمان" کو بالکل بری نہیں کر دیا۔ حالانکہ اس فیصلہ کو تھوڑے ہی دنوں کے بعد جسٹس دلال غلط قرار دے چکے تھے۔

ان حالات میں "ہندو ہیرلڈ" اور "تیج" ایسے ہندو اخبارات کے خلاف عدالت عالیہ کا کوئی ایکشن نہ لینا نہایت ہی حیرت انگیز اور ناقابل فہم ہے۔ اگر معزز ججان کی نیت پر ایسے صاف اور صریح حملوں کے خلاف عدالت عالیہ کوئی کارروائی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اس میں اپنی تحقیر نہیں سمجھتی۔ تو گورنمنٹ کو ایڈیٹر و پرنٹر مسلم آؤٹ لک کو بھی فوراً رہا کر دینا چاہیئے۔ کہ ان کے جن الفاظ کو باعث ہتک سمجھ کر انہیں سزا دی گئی ہے۔ وہ یقیناً یقیناً ہندو اخبارات کے مندرجہ بالا اقتباسات سے کچھ بھی نسبت نہیں رکھتے۔ اور وہ ایسی حالت میں لکھے گئے تھے۔ جبکہ جسٹس دلیپ سنگھ نے عجیب و غریب فیصلہ کر کے مسلمانوں کو الگ ہے خود گورنمنٹ پنجاب کو بھی حیران و پریشان کر دیا تھا۔ جیسا کہ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کی اس تقریر سے ظاہر ہے۔ جو انہوں نے مسلمانوں کے ایک وفد کے جواب میں فرمائی۔

پس ہم نہایت صفائی اور واضح الفاظ میں کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ جہاں عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے دفعہ ۱۵۳ الف کی صحیح تشریح کر کے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ کہ جسٹس دلیپ سنگھ نے اپنے فیصلہ متعلق راجپال میں ایسی سخت غلطی کھائی ہے۔ جس نے صوبہ پنجاب کی سب سے زیادہ مسلم آبادی سے ان کا اعتماد کھو دیا ہے۔

اور مسلمان ان کی علیحدگی کا مطالبہ کر رہے ہیں بالکل حق بجانب ہیں وہاں ہندو اخبارات کے فیصلہ "ورتمان" کے متعلق ریمارکوں نے ایڈیٹر و پرنٹر مسلم اوٹ کی رہائی کو بالکل آسان بنا دیا ہے۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ جلد سے جلد اس طرف متوجہ ہو۔

مالابار کی ادنیٰ اقوام کی حالت

ہندو دھرم نے خدا تعالےٰ کی ایک ہی ایسی مخلوق میں سے کسی کو برہمن اور کسی کو شودر قرار دے کر جو اختلاف اور انشقاق کی خلیج صدیوں سے پیدا کر رکھی ہے۔ اس کے نتائج اس وقت تک بھی نہایت ہی دردناک اور عبرت بخش نکل رہے ہیں جبکہ سرزمین ہند پر ویدک دھرمیوں کا راج نہیں۔ بلکہ گورنمنٹ برطانیہ کی حکومت ہے۔

ہندوستان کی اس بہت بڑی آبادی سے جسے ہندوؤں نے اچھوت اور شودر قرار دے رکھا ہے۔ ہندوؤں کی طرف سے دوسرے علاقوں کی طرح مالابار میں بھی جو شرمناک برتاؤ ہو رہا ہے۔ اس کا ذکر "پوجیہ پاد سوامی ہنس راج جی" نے ۱۱ اگست کے "آریہ گزٹ" میں بالفاظ ذیل کیا ہے۔

"برہمن اور نائر اونچی جاتیاں ہیں۔ اور یہ جاتیاں ہندو کہلاتی ہیں۔ ان کے علاوہ شودر جاتی ہے جس کے دو حصے ہیں اونچی شودر جاتی کے لوگ اگرچہ پڑھے لکھے اور دھن وان ہیں تو بھی براہمن اور نائر ان کے ساتھ چھونا پاپ سمجھتے ہیں۔ نچلے درجہ کی شودر جاتی پنچم جاتی کہلاتی ہے۔ ان سے تو چھونے کی بات ہی کیا ہے۔ وہ تو براہمن اور نائر لوگوں سے تیس گز کی دوری پر رہنے چاہئیں۔ یہ شودر جاتی جسم کے لحاظ سے مضبوط ہے۔ مگر من سے بے حوصلہ ہے"۔

مالابار میں اشاعت اسلام کا بہترین موقعہ

اس کا جو نتیجہ نکل رہا ہے۔ وہ بھی "پوجیہ پاد" ہی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ

"ان لوگوں میں سے لاکھوں عیسائی یا مسلمان ہو گئے ہیں۔ کیونکہ عیسائی اور مسلمان بننے سے ان کا چھوت پن دور ہو جاتا ہے۔ اور ان کو سڑکوں پر چلنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ جبتک وہ شودر ہیں۔ وہ بڑی بڑی سڑکوں پر اور مندروں کے راستوں پر چل نہیں سکتے۔ ہندو دھرم کے تیاگ سے ان کے دوش (عیب) ان کو چھوڑ جاتے ہیں۔ اور وہ براہمنوں اور نائروں کی طرح برادری کے حقوق کو حاصل کر لیتے ہیں۔ اونچی جاتیوں کے اس دُراچار کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ چھوٹی جاتیوں کو ویدوں شاستروں اور ہندو پن سے بڑی نفرت ہو گئی ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہندو رہ کر ہمارا کلیان نہیں ہو سکتا۔ ہندو دھرم میں برابری کا حق ان کو نہیں مل سکتا"۔

ان حالات پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جہاں ادنیٰ اقوام میں بیداری اور اپنے حقوق کی پاسداری کا جذبہ پیدا ہو چلا ہے۔ وہاں وہ قدرتاً اسلام کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں۔ اور اپنی دینی و دنیوی بہتری اسلام قبول کرنے میں سمجھ رہی ہیں۔ لیکن صاف بات ہے۔ کہ اگر اسلام کی طرف انکی راہ نمائی کرنے والا کوئی نہ ہو۔ اور اسلام کی تعلیم سے انہیں آگاہ نہ کیا جائے۔ تو وہ یقیناً اسلام کی نعمت سے محروم رہینگے۔ اور اسکے ذمہ دار مسلمان ہونگے۔

مالابار میں جہاں کی ادنیٰ اقوام کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ جو تعداد میں بہت تھوڑے ہیں۔ حتی المقدور اشاعت اسلام میں مصروف ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ مسلمان پورے انتظام کے ساتھ اس علاقہ میں اشاعت اسلام کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اگر اخراجات کا سوال حل کر دیں۔ تو ایسے آدمی ہم مہیا کر سکتے ہیں۔ جو نہایت اخلاص اور سچے جوش سے تبلیغ کا کام کرینگے۔ اور خدا کے فضل سے بہت جلد اعلیٰ نتائج رونما ہوں گے۔

اخبار اہلحدیث کی افسوسناک روش اور شیعہ حضرات کو مشورہ

اس وقت جبکہ ہر فرقہ اور ہر عقیدہ کے مسلمانوں کی توجہ ان خارجی حملوں کے اندفاع کی طرف لگی ہوئی ہے۔ جو غیر مسلموں کی طرف سے مسلمانوں کو مٹانے اور پامال کرنے کے لئے کئے جا رہے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار "اہلحدیث" میں مسلمانوں کے داخلی معاملات کے متعلق حسب معمول دل آزار مضامین شائع کر کے آریوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ جو ان کے مضامین کو بڑی خوشی سے اپنے اخبارات میں اسلام کو مکروہ شکل میں پیش کرنیکے لئے شائع کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے متعلق مولوی صاحب کی جو روش ہے اس کے بارے میں کچھ کہنا شاید غیر جانبدارانہ نہ سمجھا جائے۔ مگر یہ کہنے میں ہم بالکل آزاد ہیں کہ شیعہ حضرات جنہوں نے مسلمانوں کے موجودہ اتحاد میں نہایت گرمجوشی کے ساتھ حصہ لیا ہے۔ اور اس کیلئے نہ صرف پوری پوری آمادگی ظاہر کی ہے۔ بلکہ اپنے عمل سے بھی ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ متحدہ و متفقہ اسلامی اغراض کے لئے اتحاد عمل ضروری سمجھتے ہیں۔ ان کے متعلق "اہل حدیث" کی روش نہایت ہی تکلیف دہ ہے۔ اور اس سے مجبور ہو کر شیعہ معاصر "درنجف" نے "الرجم" کے نام سے ایک ایسے رسالہ کا اعلان کیا ہے۔ جس میں اہل حدیث کے اعتراضوں کے جواب ترکی بترکی چھپا کرینگے۔ بہتر ہو۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اب بھی زمانہ کی نزاکت۔ اور مسلمانوں کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی روش میں خوشگوار تبدیلی پیدا کر لیں۔ لیکن اگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو شیعہ حضرات کو انکی تقلید نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح مسلمانوں کے مشترکہ امور کو نقصان پہنچے گا۔ اور اس قسم کی روش رکھنے والوں کو قدرتی موت مرنے دینا چاہیئے۔ کہ اب اس کا وقت بالکل قریب آ گیا ہے۔

پنجاب خلافت کمیٹی اور ہندوؤں سے چھوت چھات

خلافت کمیٹی پنجاب کے سکرٹری صاحب نے اپنے ایک مضمون مندرجہ "انقلاب" ۱۲ اگست میں جماعت احمدیہ کی اس تجویز سے اختلاف کا اظہار کیا ہے۔ جو مسلمانوں کی اقتصادی تجارتی مذہبی حالت کو بہتر بنانے کیلئے ہندوؤں کی وہ اشیاء استعمال نہ کرنیکے متعلق ہے جو ہندو کسی مسلمان سے لیکر استعمال نہیں کرتے لیکن "انقلاب" کے اسی پرچہ میں مسلمانان لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ کی جو روئداد درج ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس جلسہ میں حسب ذیل قرار داد پاس کی گئی:-

"تمام موجودہ حالات کو مدنظر رکھکر مسلمانان لاہور کا یہ عظیم الشان جلسہ مسلمانوں کو مشورہ دیتا ہے۔ کہ اپنی اقتصادی اور معاشرتی زندگی میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے پوری سرگرمی سے کام شروع کر دیں۔ اور ایسی جماعت کے ہاتھ سے اشیاء لیکر خورد و نوش کے کام میں لائیں۔ جو خود مسلمانوں کو ذلیل اور ناپاک سمجھکر ان سے پرہیز کرتی ہے"۔

یہ قرار داد خلافت کمیٹی کے بہت بڑے حامی چوہدری افضل حق خان صاحب نے پیش کی۔ اور اس جلسہ میں پیش کی۔ جسکی صدارت مولوی عبدالقادر صاحب قصوری فرما رہے تھے۔ اور مولوی ظفر علی صاحب نے بھی اس میں ایک تجویز پیش کی۔

معلوم ہوتا ہے۔ اگر پہلے نہیں۔ تو اب خلافت کمیٹی پنجاب کو اس تجویز کی اہمیت ضرور معلوم ہو گئی ہے۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ نے چھوت چھات کے متعلق پیش فرمائی تھی۔ کیونکہ اب یہ تجویز ایک ایسے جلسہ میں پیش کر کے پاس کی گئی ہے جسکے روح رواں خلافت کمیٹی کے ہی ارکان اعلیٰ ہیں۔

ہندو شبد کی تعریف ہندو نہیں جانتے

ہندو دھرم کے اصول اور اعتقادات کا انسانی عقل میں نہ آنا کوئی عجیب بات نہیں جبکہ ہندو کہلانے والوں کو آجتک باوجود بڑی کوشش اور سعی کے یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ "ہندو شبد کی تعریف" کیا ہے۔ اسی امر کا ذکر کرتا ہوا اخبار "سناتن دھرم پتر کا" (۸ اگست) لکھتا ہے۔

"یہ تو عوام کو معلوم ہی ہے۔ کہ ناستک (خدا کو نہ ماننے والے) بھی ہندو گنے جاتے ہیں۔ اور آستک بھی۔ ویدوں کے ماننے والے بھی ہندو گنے جاتے ہیں۔ اور ویدوں کے نہ ماننے والے بھی ہندو سمجھے جاتے ہیں۔ اسی نقطہ خیال سے یہ سوال اٹھایا گیا تھا۔ کہ ہندو کی کیا تعریف ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ*

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک پر مسلمانوں کا غم و غصہ

کتاب "رنگیلا رسول" کا جواب

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ یکم جولائی ۲۷ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

پچھلے دنوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق جو کسی گندہ دہن انسان نے ایک کتاب "رنگیلا رسول" کے نام سے لکھی۔ اس پر جب مسلمانوں کی طرف سے یہ اعتراض اُٹھایا گیا کہ ایسی دل آزار تحریروں کو قانوناً بند کرنا چاہئیے۔ کیونکہ وہ مختلف اقوام ہند کے درمیان منافرت اور تباغض پیدا کرتی ہیں۔ تو اس پر بعض ہندو اخبارات نے اور خصوصاً "ملاپ" اور "پرتاپ" نے یہ لکھا ہے کہ مسلمانوں کو ایسی تحریروں کے متعلق

گورنمنٹ کو توجہ دلانیکی کیا ضرورت ہے

اور مسلمان اس بات پر کیوں ناراض ہوتے ہیں۔ کہ قانون میں اس قسم کی تحریروں کے لکھنے والوں کے لئے کوئی دفعہ نہیں ہے جس کے ذریعہ ان کو سزا دی جاسکے۔ کیونکہ قانون میں اگر نقص ہے تو اس کا اثر ہندوؤں۔ سکھوں۔ عیسائیوں۔ یہودیوں سناتنیوں سب پر پڑے گا۔ چونکہ کسی ایسی دفعہ کے موجود نہ ہونیکی وجہ سے جس کے ذریعہ ایسی تحریروں کو روکا جاسکے۔ مختلف مذاہب کے بانیوں پر حملے کئے جاسکتے ہیں۔ اور ان کے اعزاز اور احترام کے خلاف جائز و ناجائز نکتہ چینی کی جاسکتی ہے۔ اس لئے

مسلمانوں ہی کے لئے خطرہ

نہیں کہ ان کے بزرگوں کے خلاف سخت تحریریں شائع ہوتی ہیں بلکہ ایسا ہی خطرہ ہندوؤں کے لئے بھی ہے۔ ایسا ہی خطرہ سکھوں کے لئے بھی ہے۔ ایسا ہی خطرہ عیسائیوں کے لئے بھی ہے۔ ایسا ہی خطرہ یہودیوں کے لئے بھی ہے۔ اگر یہ لوگ اس قسم کی دفعہ کے موجود نہ ہونیکی وجہ سے شور نہیں مچا رہے۔ کوئی شکوہ نہیں کر رہے۔ تو مسلمانوں کے شور مچانے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ اگر کنور دلیپ سنگھ صاحب کے فیصلہ کے اثر سے سناتنیوں۔ آریوں سکھوں۔ عیسائیوں۔ اور یہودیوں وغیرہ کے لئے اعتراض کا کوئی موقعہ نہیں۔ تو پھر مسلمانوں کے لئے کہاں موقعہ ہے جس طرح مسلمانوں کے بزرگوں کے خلاف دل آزار تحریریں شائع کرنے کا رستہ کھلا ہے۔ اسی طرح دوسرے مذاہب کے بزرگوں کے خلاف بھی تو رستہ کھلا ہے۔

پھر خود ہی اس کی توجیہہ کی ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کا اس کے متعلق شور مچانا اور گورنمنٹ کو قانون کے اس نقص کی طرف توجہ دلانا بتاتا ہے۔ کہ جب دوسرے مذاہب والوں کو اپنے بزرگوں کے خلاف کسی قسم کی نکتہ چینی کا خوف نہیں۔ تو مسلمانوں کے نبی کی زندگی میں ایسی باتیں موجود ہیں۔ جن پر نکتہ چینی ہونے سے مسلمان ڈرتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک چونکہ مسلمان سب سے زیادہ راجپال کے

فیصلہ کے خلاف

شور مچا رہے ہیں۔ اور اس قسم کی تحریروں کو روکنے کے لئے قانون بنانے کے متعلق سب سے زیادہ زور دے رہے ہیں اس سے معلوم ہوا۔ ان کے دلوں میں یقین ہے کہ انکے نبی کی زندگی ایسی خراب ہے کہ لوگ اس پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ اور کرینگے مگر وہ قانون میں کوئی ایسی دفعہ نہ ہونیکی وجہ سے ان کا مُنہ بند نہ کر سکیں گے۔ اس وجہ سے مسلمان شور مچا رہے ہیں۔ تاکہ قانون کے ذریعہ ایسے لوگوں کی زبان بند کرا دیں +

میں ایسے لوگوں سے اس حد تک تو متفق ہوں۔ کہ ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کے خلاف مسلمانوں نے زیادہ زور سے آواز اٹھائی ہے مگر جو نتیجہ اس سے نکالا گیا ہے۔ وہ سراسر غلط ہے۔ اگر مسلمانوں نے اس فیصلہ کے خلاف جوش کا اظہار کیا۔ اور غم و غصہ دکھایا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ متعدد ہندو مصنف ایسے پائے گئے۔ جو شرافت اور انسانیت کے مطالبات سے قطع نظر کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسے گندے اور کمینے حملے کر رہے ہیں۔ جن کو کوئی شریف انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ اور یہ قدرتی بات ہے کہ جس

مذہب کے بانی کے خلاف

ایسے گندے اعتراض کئے جائینگے۔ اسی کے پیروؤں میں جوش اور غصہ پیدا ہوگا۔ ورنہ جن کے مذہب کے بانیوں کو گالیاں نہیں دیجاتیں۔ ان میں جوش اور غصہ کیوں پیدا ہو۔ پس یہ کہنا کہ مسلمانوں میں کیوں جوش پیدا ہوا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رنگیلا رسول۔ ورتمان۔ اور وچتر جیون کتابیں مسلمانوں ہی کے خلاف لکھی گئی ہیں۔ ہندوؤں یا عیسائیوں یا آریوں کے خلاف نہیں لکھی گئیں اگر اسی قسم کی کتابیں ہندوؤں اور آریوں کے خلاف لکھی جائیں اور اسی طرح پے در پے لکھی جائیں۔ تو ان میں ایسا جوش پیدا ہوتا جس کا مٹانا مشکل ہو جاتا۔ مگر اب

زخم مسلمانوں کو لگا ہے

سینے مسلمانوں کے فگار ہیں۔ ہندوؤں کو کیا ہوا ہے کہ وہ شور مچائیں +

پس اس وقت مسلمان جو شور مچا رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ مسلمان اس بات سے ڈرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض ہو سکتے ہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہندوؤں کی طرف سے گالیاں دی گئیں۔ اور آپ کی ہتک کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن ہندوؤں کے بزرگوں کے خلاف

مسلمانوں نے کچھ نہیں لکھا

اور نہ گالیاں دی ہیں۔ ایسی حالت میں ہندوؤں کا مسلمانوں کے متعلق یہ کہنا کہ وہ شور کیوں مچاتے ہیں۔ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی کو گالیاں دے۔ اور جب وہ اسے کہے۔ کیوں گالیاں دیتے ہو۔ یہ شرافت کا فعل نہیں۔ تو گالیاں دینے والا کہے۔ دیکھو میں تمہیں گالیاں دینے سے منع نہیں کرتا۔ پھر تم کیوں منع کرتے ہو۔ ہندوؤں کے اسوقت خاموش رہنے کا

* حضرت خلیفۃ المسیح کی نظر ثانی کے بعد یہ خطبہ شائع کیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

یہ مطلب نہیں - کہ وہ بڑے وسیع الحوصلہ ہیں بلکہ یہ اس بات کا ثبوت ہے - کہ ہندو

مسلمانوں کے خلاف نہایت کینہ و گندے فعل

جاری رکھنے پر اصرار کر رہے ہیں - اور ان میں شرافت اور انسانیت نہیں رہی - یہ اصرار ان کا ایسا ہی ہے - جیسے کوئی کسی کی بدکاری پر ناراض ہو - تو بدکاری کرنے والا کہے - تم ناراض کیوں ہوتے ہو - تم بھی کر لو - کیا ایسے شخص کو وسیع الحوصلہ کہا جائے گا - اسوقت مسلمانوں میں اس لئے جوش ہے - کہ ان کے نبی کو برا کہا جاتا ہے اور دوسرے خاموش ہیں - تو اس لئے کہ ان کے بزرگوں کو برا نہیں کہا گیا - مسلمان اگر شور مچا رہے ہیں - تو اس لئے کہ ان کے سینوں پر زخم لگے ہوئے ہیں - اور دوسرے اگر خموش ہیں - تو اس لئے کہ انہیں کوئی زخم نہیں لگا - سیں یہ ان کے وسیع الحوصلہ ہونے پر دلالت نہیں کرتا - بلکہ ان کی

خود غرضی کا ثبوت

ہے - وہ دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت حملہ مسلمانوں پر ہو رہا ہے - ورنہ اگر یہی حملہ ان کے مذاہب کے بانیوں اور ان کے بزرگوں پر ہوتا - تو میں پوچھتا ہوں - وہ شور مچاتے یا نہیں

موجودہ حالت میں

اس طرح وسعت حوصلہ ثابت کرنا یا یہ کہنا کہ ان کے بزرگوں پر حملہ نہیں کیا جا سکتا - غلط ہے - اسوقت مسلمانوں کے شور مچانے کی دو وجہیں ہیں - اول تو یہ کہ ان پر حملہ کیا گیا ہے - اور جس پر حملہ کیا جاتا ہے - وہ شور مچاتا ہے - دیکھو میں نے نہایت تہذیب اور متانت کے ساتھ مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی - کہ ہندو چھ سو سال سے اور اس وقت سے جبکہ وہ ہمارے غلام تھے - ہمارے درباروں میں ہمارے آگے سجدے کیا کرتے تھے -

ہم سے چھوت چھات

کر رہے ہیں - ہمارے ہاتھ کی چیز کھانا گناہ سمجھتے ہیں - تو آج جبکہ مسلمان ہندوؤں کی اس چھوت چھات کی وجہ سے تباہی کے کنارے پہنچ چکے ہیں - ان کو بھی چاہیئے - کہ کھانے پینے کی چیزیں مسلمانوں سے خریدیں - ہندوؤں سے نہ خریدیں - اور جس طرح ہندو ان کے ہاتھ کی چیزیں نہیں کھاتے - وہ بھی ہندوؤں کے ہاتھ کی نہ کھائیں - اس پر ہندو ایسے برانگیختہ ہو رہے ہیں کہ جس ہندو اخبار کو اٹھاؤ - اس میں یہی رونا رویا گیا ہے - کہ قادیانی لوگ

ہندوؤں سے چھوت چھات

کرنے کی تلقین کر کے فتنہ پھیلا رہے ہیں - اور امام جماعت احمدیہ اس طرح شرارت کر رہا ہے - میں کہتا ہوں - کہ اگر یہ شرارت ہے تو کیا تمہارے رشیوں منیوں اور تمہارے باپ دادوں نے مسلمانوں سے چھوت چھات کرنے کا حکم دیکر یہی شرارت نہیں کی - پھر اب تم کیوں ناراض ہوتے ہو - اگر مسلمانوں کا بدلے کے طور پر ہندوؤں کے ہاتھ کی چیزیں نہ کھانا شرارت ہے - تو پھر تمہارا کیا حال ہے -

جو چھ سو سال سے مسلمانوں کے ہاتھ کی چیزیں کھانے سے پرہیز کر رہے ہو -

میں نے اس بات کا اس لئے ذکر کیا ہے - تا یہ بتاؤں - کہ ایک ایسی بات جو تمدنی لحاظ سے

مسلمانوں کے لئے نہایت ضروری

ہے - اس کے متعلق تحریک کرنے سے ہندو اس قدر ناراض ہو رہے ہیں - جس کی کوئی حد نہیں - میں پوچھتا ہوں - اس پر تم کیوں ناراض ہوتے ہو - کیا اسی لئے نہیں - کہ اس کا اثر تمہاری ذات پر پڑتا ہے

تمہاری پوری کچوری

پر پڑتا ہے - اگر تمہیں اپنی پوری کچوری کے نہ بکنے کی وجہ سے اس قدر غصہ آ سکتا ہے - تو خود ہی سوچ لو جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملہ کیا جائیگا - اس وقت مسلمانوں کو کس قدر غصہ اور جوش نہ آئے گا - وہ قوم جو اپنے بڑوں - اپنے پکوڑوں اور اپنی جلیبیوں پر اس قدر غصہ اور جوش کا اظہار کر سکتی ہے - اس کا کیا حق ہے - کہ مسلمانوں کے پیارے آقا اور محسن کو گالیاں دے - اور پھر کہے مسلمان کیوں شور مچاتے ہیں - اس کے حوصلہ اور وسعت قلب کا اسی سے پتہ لگ گیا ہے - کہ وہ بات جو جواب کے طور پر مسلمانوں کو شروع کرنے کے لئے کہی گئی ہے - اسی کے متعلق کہا جا رہا ہے - کہ یہ مرزا قادیانی کی شرارت ہے - لیکن یہی لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں - اور پھر کہتے ہیں - مسلمان کیوں شور مچاتے اور کیوں گورنمنٹ سے کہتے ہیں - کہ دل آزار تحریروں کو روکنے کے لئے قانون بنائے - اور پھر خود ہی نتیجہ نکالتے ہیں - کہ مسلمان سمجھتے ہیں - ان کے رسولؐ کی ذات میں نقص پائے جاتے ہیں - میں کہتا ہوں - مسلمانوں کے لئے

ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں

وہ اگر شور مچاتے ہیں - تو اس لئے کہ ہندو ناپاک حملے کرتے ہیں اور ان کو برا لگتا ہے - باقی رہا - یہ کہنا - کہ دوسرے مذاہب کے لوگ کوئی غصہ نہیں دکھاتے - اس لئے معلوم ہوا - ان میں وسعت حوصلہ بہت زیادہ ہے - اور وہ اپنے مذہب پر حملوں کو فراخدلی سے برداشت کر سکتے ہیں - درست نہیں - بلکہ اسکی وجہ صرف یہ ہے - کہ ایسے لوگوں کی انسانیت مر چکی ہے - اور ان میں احساس ہی نہیں رہا - کہ

شرافت کیا ہوتی ہے

دیکھو - یہ عام بات ہے - کہ اگر کسی شریف آدمی کے سامنے دوسرے کے باپ کو گالیاں دی جائیں - تو وہ گالیاں دینے والے کو منع کریگا - کہ ایسا نہ کرو - یہ شرافت سے بعید ہے - اگر وہ لوگ جو بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف آریوں کی گالیوں پر خموشی اختیار کئے ہوئے ہیں - ان میں بھی انسانیت ہوتی - اور ملک میں امن قائم رکھنا ضروری سمجھتے - تو جب آریوں نے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دی تھیں - سکھ - یہودی عیسائی - اور دیگر مذاہب والے اٹھ کھڑے ہوتے - اور ان سے کہتے - تمہاری یہ خلاف انسانیت حرکت ہم برداشت نہیں کر سکتے - یہ کونسی شرافت ہے - کہ تم مسلمانوں کے رسول کو گالیاں دے رہے ہو - اب اگر دوسرے مذاہب والوں نے یہ نہیں کیا - تو یہ ان کی

بے غیرتی اور بے ہودگی

کا ثبوت ہے - نہ کہ وسعت حوصلہ اور فراخدلی کا - لیکن میں کہتا ہوں - یہ بھی غلط ہے - کہ دیگر مذاہب کے لوگ نہیں بولے - میں جانتا ہوں - خود ہندوؤں میں ایسے لوگ ہیں - جو آریوں کی بدزبانیوں کو سخت ناپسند کرتے ہیں - اسی طرح عیسائیوں میں سے ایسے لوگ ہیں - جو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - تھوڑے ہی دن ہوئے ایک عیسائی اخبار نے ایک مضمون بھی اس بارے میں لکھا تھا - سکھوں میں بھی ایسے لوگ ہیں - جو آریوں کی بدزبانیوں کو ناپسند کرتے ہیں - چنانچہ ابھی چند دن ہوئے - سیالکوٹ میں مسلمانوں نے ایک جلسہ کیا - اس میں جب ہمارے ایک مبلغ نے "درتمان" کا مضمون پڑھکر سنایا - تو معلوم ہوا کئی سکھوں کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے - بات اصل میں یہ ہے - جس قوم میں شرافت ہو - وہ ایسے افعال پر اظہار نفرت کرنے پر مجبور ہو گی - ایسے تمام ہندوؤں - سکھوں - عیسائیوں - پارسیوں کے

ہم ممنون ہیں

جو انسانیت کے قدر دان اور غیر شریفانہ افعال پر اظہار نفرت کرنے والے ہیں - اور دوسرے خواہ وہ کسی قوم کے ہوں جنہوں نے اظہار نفرت نہیں کیا - ان کے متعلق کہتے ہیں - انہوں نے سمجھا نہیں - کہ انسانیت کا فرض ادا کرنے میں انہوں نے کس قدر کوتاہی کی ہے - اور انہوں نے خیال نہیں کیا - کہ آج اگر مسلمانوں پر حملے کئے جا رہے ہیں - تو کل ایسا ہی وقت ان پر بھی آ سکتا ہے - یہ بات نہ سمجھتے ہوئے وہ انسانیت کے فرض کی ادائیگی سے قاصر رہے ہیں

پھر ایک اور وجہ ہے - جس سے مسلمان شور مچا رہے ہیں - اور وہ یہ کہ مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے دوسرے مذاہب کے بزرگوں کو برا کہنے سے - ان کو بتایا گیا ہے - کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے

تمام قوموں میں انبیاء

آتے رہے ہیں - اس وجہ سے ایک مسلمان جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کرتا ہے - وہاں حضرت یحییٰؑ حضرت موسےٰؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت نوحؑ حضرت حزقیلؑ حضرت دانیالؑ کا بھی ادب کرتا ہے - اسی طرح اور مذاہب کے بزرگوں کے نام اگرچہ قرآن میں نہیں آئے - مگر قرآن کہتا ہے - سب قوموں میں نبی بھیجے گئے - اس لئے ایک مسلمان زرتشت - کرشن - رامچندر اور تمام ان بزرگوں کو جن کا دوسری قوموں اور کتب میں ذکر ہے - عزت کرتا ہے - کیونکہ وہ جانتا ہے - ان میں سے ...

یا بعض ایسے ہیں۔ جو اپنی اپنی قوم کی ہدایت کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے تھے۔ اس وجہ سے اور قوموں کے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمان ان کی بدزبانیوں کا جواب نہیں دے سکتے۔ ورنہ

مسلمان ایسا جواب دے سکتے ہیں

کہ ان معترضین کو اپنے گھروں سے باہر نکلنا مشکل ہو جائے ویدوں میں دیوتاؤں اور رشیوں کے جو حالات لکھے ہیں اور گیتا میں کرشن کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ وہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ کیا ہندوؤں کی کتابوں میں یہ نہیں لکھا کہ ایک رشی ایک عورت پر عاشق ہو گیا۔ اور اسکی ایسی حالت ہو گئی۔ جو مرد عورت کے ملنے سے ہوتی ہے۔ اس پر اس نے دھوتی اُتار کر رکھی۔ تو اس دھوتی سے بچہ پیدا ہو گیا۔ پھر انہی کتابوں میں رکمنی کا جو واقعہ لکھا ہے وہ کس سے پوشیدہ ہے۔ کہ کرشن جی اسے لیکر بھاگ جاتے ہیں۔ اسی طرح ان کتابوں میں اور جو سینکڑوں نہایت شرمناک واقعات درج ہیں وہ ہماری نظروں سے پوشیدہ نہیں۔ مگر ہم جانتے ہیں۔ ان بزرگوں کی طرف جو گندے واقعات منسوب کئے گئے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنے اپنے زمانہ میں دنیا میں صداقت قائم کی تھی۔ اور وہ لوگوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ کیونکہ ہمیں قرآن بتاتا ہے۔ کہ ہر قوم میں خدا نے نبی بھیجے اس وجہ سے ہم سب قوموں کے بزرگوں کو پارسا سمجھتے ہیں اور انکے خلاف زبان درازی نہیں کرنا چاہتے۔ ورنہ ہم ہندوؤں کی اپنی کتابوں سے ہی وہ وہ واقعات لکھ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کے لئے مجلسوں میں بیٹھنا مشکل ہو جائے۔

پس ہمارا مذہب ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ ہم دوسرے مذاہب کے بزرگوں کے خلاف بدزبانی کریں۔ لیکن اگر ہندوؤں کی طرف سے متواتر اسی طرح حملے جاری رہے۔ تو ہمیں حملے کے طور پر نہیں۔ بلکہ یہ بتانے کے لئے کہ ایسی باتوں سے کس قدر دکھ اور تکلیف پہنچتی ہے بتانا پڑے گا۔ کہ ہندوؤں کی کتابوں میں کیا لکھا ہے۔ ہمارے پاس اتنا ذخیرہ ہے کہ

اگر ہندو باز نہ آئے

اور گورنمنٹ نے انکو نہ روکا۔ تو ہمیں بھی وہ پیش کرنا پڑے گا اور ہمارے پاس اس کے لئے اتنا سامان ہے۔ جو سارے ہندوستان کو جلا دینے کے لئے کافی ہے۔ ہندوستان کے کسی گوشہ کا کوئی رشی منی جسے ہندو پوجتے ہیں۔ ایسا نہیں جس کے متعلق ہندوؤں ہی کی کتابوں میں ایسے واقعات موجود نہ ہوں۔ جن کی کسی جگہ ہرگز مثال نہیں مل سکتی۔ اگر ہندوؤں نے اس گندی اور ناپاک جنگ کو بند نہ کیا۔ اور بلا وجہ ناپاک حملوں سے باز نہ آئے۔ اور ہندو قوم نے ایسے گندے لوگوں سے اظہار نفرت نہ کیا۔ اور گورنمنٹ نے بھی ان فتنہ انگیز لوگوں کو نہ روکا۔ تو یہ بتانے کے لئے کہ کس طرح مسلمانوں کے دل دکھتے ہیں۔ نہ کہ ہندوؤں کے بزرگوں کی ہتک کرنے کے لئے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ باتیں ان بزرگوں میں نہ ہونگی۔ ہم بھی کتابیں لکھیں گے اور ہر زبان میں انہیں شائع کرینگے۔

اس کے بعد میں اس کتاب کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جس نے سارے ہندوستان میں آگ لگا رکھی ہے۔ ہندو تو کہتے ہیں۔ کہ مسلمان رنگیلا رسول۔ وچتر جیون اور ورتمان کا جواب نہیں دے سکتے۔ اور ڈرتے ہیں۔ کہ ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ ان

گندی گالیوں اور بدزبانیوں کا جواب

ہی کیا ہو سکتا ہے۔ جو ان ناپاک کتابوں میں دیگئی ہیں۔ کیا ان میں کوئی علمی مضمون ہے۔ جسکا جواب دیا جائے۔ اور کیا اس قسم کے اعتراض ہر انسان پر نہیں ہو سکتے۔ جس قسم کے ان کتابوں میں کئے گئے ہیں۔ آریہ خدا کے تو قائل ہیں۔ پھر ان کے ملک میں جو خدا پر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ انکے پاس ان کا کیا جواب ہے۔ روس میں جو دہریہ ہیں۔ تھیٹروں میں خدا کو مجرم کے طور پر دکھاتے۔ اور پیتل کو جج بنا کر اسکے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور دنیا میں جو حادثات ہوتے ہیں۔ انکو جرم کے طور پر پیش کر کے یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ خدا اتنا بڑا مجرم ہے۔ اور پھر سزا دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ خدا کا خاتمہ ہو گیا۔ اور اب لینن کی پُرانصاف حکومت قائم ہو گئی ہے۔

تو ایسے رنگ میں بدزبانی کرنے والے تو

خدا کے متعلق بدزبانی

سے بھی نہیں رکتے۔ اور گالیوں کے لئے دلائل کی ضرورت ہی کونسی ہوتی ہے۔ اسی طرح کتاب راجپال اور ورتمان میں کونسی دلیل ہے۔ جس کا ہم جواب دیں۔ اس کا جواب سوائے اسکے اور کچھ نہیں۔ کہ ایسے بدزبانوں کی یا انکی قوم کے لوگوں کی شرافت ابھرے۔ اور وہ اس بدزبانی سے باز آجائیں۔ یا پھر گورنمنٹ روکے۔ ورنہ اس کا

لازمی نتیجہ

یہ ہوگا۔ کہ ملک میں فساد ہونگے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کے متعلق مسلمانوں میں اسوقت بے انتہا جوش ہے باوجود اسکے کہ میں متواتر توجہ دلا رہا ہوں۔ کہ مسلمان امن سے رہیں۔ اور فتنہ پرداز لوگونکی شرارتوں سے مشتعل نہوں۔ اور باوجود اسکے کہ مسلمان میری باتوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پھر بھی اس قسم کے خطوط آتے ہیں۔ کہ آپ کیوں

مسلمانوں کے جوش کو ٹھنڈا

کرتے ہیں۔ آپ ہمیں وہ کچھ کر لینے دیں۔ جو ہمارا دل چاہتا ہے یہ بات بتاتی ہے کہ اسوقت کس طرح مسلمانوں کے دلوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت موجزن ہے۔ ایسی حالت میں آریوں کا یہ کہنا کہ مُسلمان اس لئے شور مچا رہے ہیں۔ کہ وہ جانتے ہیں۔ انکے رسول کی زندگی میں رنگیلا پن پایا جاتا ہے۔"

آگ پر تیل ڈالنا

نہیں تو اور کیا ہے۔ اس جملہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور زیادہ ہتک ہے۔ کیونکہ کتاب "رنگیلا رسول" شائع کرنے والے نے جو کچھ لکھا اپنی طرف سے لکھا۔ اور جو ناپاک کلمات کہے اپنی طرف سے کہے۔ لیکن "پرتاپ" یہ کہتا ہے کہ مسلمانوں کے اپنے دل بھی مانتے ہیں۔ کہ انکے رسول کی زندگی میں ایسے نقص پائے جاتے ہیں۔ جنکی وجہ سے جائز طور پر نکتہ چینی کیجا سکتی ہے۔ گویا کتاب "رنگیلا رسول" شائع کرنیوالا تو یہ لکھتا ہے کہ اس کے اپنے نزدیک یہ یہ نقص آپ میں پائے جاتے ہیں۔ مگر "پرتاپ" یہ کہتا ہے۔ کہ مسلمان خود بھی مانتے ہیں۔ کہ انکے رسول میں نقص پائے جاتے ہیں

اب میں اس کتاب کو لیتا ہوں۔ اس کتاب کے لکھنے والا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام

رنگیلا

رکھتا ہے۔ اور رنگیلا ایسے شخص کو کہا جاتا ہے۔ جو عواقب زمانہ کا خیال نہ رکھتا ہو۔ اپنی زندگی عیش و عشرت میں گذارتا ہو۔ انجام اور عاقبت کو کچھ وقعت نہ دیتا ہو۔ چنانچہ ہندوستان کے ایک بادشاہ محمد شاہ کا نام رنگیلا رکھا گیا تھا۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ جب اسپر غنیم چڑھ کر آیا۔ اور اسکی خبر اس تک بذریعہ تحریر پہنچائی گئی۔ تو اس نے اس کاغذ کو شراب کے پیالہ میں ڈال دیا۔ آخر اسے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اس وجہ سے اس کا نام رنگیلا ہو گیا۔ کیونکہ اس نے عواقب پر نظر نہ کی۔ بلکہ شراب و کباب اور عورتوں کی صحبتوں میں مصروف رہا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعوذ باللہ رنگیلا کہہ کر یہی الزام اس کتاب والا آپؐ پر لگاتا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی عقلمند ایسے الزام لگا سکتا ہے۔ ہر شخص جو آپؐ کی زندگی کے حالات سے واقف ہو جانتا ہے کہ سوائے اس شخص کے جو خود

شراب کی ترنگ میں

ایسی کتاب لکھے۔ اور کوئی یہ الزام آپؐ پر نہیں لگا سکتا۔ اور یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ شرابی جب شراب پی کر مخمور ہو جاتے ہیں۔ تو دوسروں نے کہتے ہیں۔ ہم تو ہوش میں ہیں۔ تم نشہ میں ہو۔ یہی اُس شخص کا حال ہے جس نے یہ کتاب لکھی۔ واقعی اس نے شراب کے نشہ میں یا فطرت کی گندگی کی وجہ سے اپنے نفس کے عیب اس مصفی آئینہ میں دیکھے جس سے بڑھ کر نہ کوئی مصفی آئینہ پیدا ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ جس طرح

ایک بدشکل اور سیاہ رو جب شیشہ میں اپنی شکل دیکھے۔ تو سمجھے کہ یہ شیشہ کا قصور ہے۔ اسی طرح اسکی حالت ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس کتاب کا

مصنف خود رنگیلا ہے

جسے نہ خدا کا خوف ہے نہ دنیا کی پشیمانی کا ڈر۔ ورنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو جب دیکھا جائے تو اس کا کوئی حصہ ایسا نہیں نظر آتا۔ جس میں رنگیلاپن کا شائبہ بھی پایا جائے۔ اور اس بات کو دشمن بھی مانتے ہیں ؏

میں نے بتایا ہے۔ رنگیلا اسے کہا جاتا ہے۔ جو شراب میں بدمست رہے۔ اور ایسی طرح زندگی بسر کرے۔ کہ بدمستی یا لاابالی میں کسی وجہ سے دنیا کے غموں کو اپنے پاس نہ آنے دے۔ پس پہلی چیز رنگیلے شخص کے لئے بدمستی ہے۔ لیکن ہر شخص جسے

عقل سے ذرا بھی مس

ہو۔ وہ جانتا ہے۔ کہ دنیا سے شراب کے مٹانیوالا ایک ہی شخص ہے۔ یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اگر نعوذ باللہ آپ میں رنگیلاپن ہوتا تو اسوقت جبکہ اس کتاب کے لکھنے والے کے باپ دادا مٹکوں کے مٹکے شراب کے اُڑاتے تھے۔ بلکہ دیوی دیوتاؤں کو بھی پلاتے تھے۔ اسوقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شراب کی ممانعت کا حکم نہ دیتے۔ مگر اس زمانہ میں کہ آپکی قوم دن رات شراب میں مست رہتی تھی۔ آپ نے

شراب کی ممانعت کا حکم

دیا۔ آپ کے اس حکم کا اثر اور تصرف دیکھو۔ کچھ لوگ ایک جگہ بیٹھے شراب پی رہے تھے۔ اور نشہ کی حالت میں تھے۔ کہ باہر سے آواز آئی۔ شراب حرام کردیگئی۔ اسوقت ایک شخص نے جو اس مجلس میں شامل تھا۔ کہا اُٹھ کر پوچھو تو سہی کہ اس بات کی تفصیل کیا ہے۔ مگر اُن نشہ کی حالت میں ایک دوسرا شخص سوٹا اُٹھا کر شراب کے مٹکے پر مارتا ہے اور کہتا ہے کہ جب ایک شخص کہہ رہا ہے کہ شراب حرام ہوگئی۔ تو اب میں پہلے مٹکہ کو توڑ دونگا۔ پھر پوچھونگا کہ کہنے والا کیا کہتا ہے۔ آواز یہ آئی ہے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب حرام کردی۔ اگر یہ بات غلط بھی ہے۔ تو بھی میں پہلے مٹکا توڑوں گا پھر اسکی تصدیق کرونگا۔ چنانچہ وہ مٹکا توڑ دیتا ہے۔ اور پھر پوچھتا ہے۔ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب حرام کردی ہے۔ جب بتایا جاتا ہے کہ ہاں آپ نے شراب حرام کردی۔ تو سب پکار اُٹھتے ہیں۔ اچھا ہم نے شراب چھوڑ دی ؏

میں پوچھتا ہوں کیا وہ انسان جس نے شراب کو ایک ملک کے ملک سے ایک حکم کے ساتھ ایسے طور پر مٹا دیا۔ کہ پھر کسی نے اس کا نام نہ لیا۔ اور اس قوم سے شراب چھڑائی۔ کہ جو کم سے کم دن رات میں آٹھ دفعہ شراب پیتی تھی۔ اور اس پر فخر کرتی تھی۔ اس کی طرف رنگیلاپن منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اگر وہ رنگیلا کہلا سکتا ہے تو ہندوؤں کے بزرگ جو شراب سے منع نہیں کرتے تھے۔ بلکہ خود شرابیں پیتے تھے۔ کیا کہلائیں گے۔

رنگیلاپن کی دوسری خصوصیت

یہ ہے۔ کہ ایسا انسان انجام کی کوئی فکر نہ رکھے۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کو پڑھو۔ اور پھر بتاؤ۔ کیا اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ اس کتاب میں جو آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی دیکھو کس طرح انسان کو بار بار موت یاد دلائی گئی ہے۔ اور کس طرح آپ اپنے ماننے والوں کو تلقین فرماتے ہیں۔ کہ اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے۔ چلتے پھرتے موت کو یاد کرو۔ کیا دنیا کی کوئی کتاب ایسی ہے۔ جو عواقب سے اتنا ڈراتی ہو۔ جتنا قرآن کریم ڈراتا ہے۔ قرآن کریم کا حجم ویدوں سے۔ بائیبل سے۔ اور ژند اوستا سے بہت کم ہے۔ اور میرے نزدیک تمام ان کتابوں سے کم ہے جنہیں خدا کی طرف سے سمجھا جاتا ہے۔ مگر

میں چیلنج دیتا ہوں

کہ جس قدر قرآن میں انجام اور عاقبت کے متعلق ڈرایا گیا ہے۔ اس کا چوتھا حصہ ہی کسی اور کتاب سے نکال کر دکھا دیا جائے۔ تو میں اپنی شکست تسلیم کرلونگا۔ اگر کوئی نہیں دکھا سکتا تو میں پوچھتا ہوں۔ کیا جس انسان میں رنگیلاپن پایا جائے۔ اور جو انجام سے لاپرواہ ہو۔ اس کے حرکات وسکنات میں۔ اسکی گفتگو میں۔ اسکی تعلیم میں کیا اس قدر انجام کا خیال رکھنے کی تعلیم ہوسکتی ہے۔ پھر رنگیلاپن میں

عورتوں سے تعلق

بھی شامل ہے۔ لیکن ذرا بتایا تو جائے کہ دنیا میں کونسی کتاب اور کونسا مذہب اور کونسا انسان ایسا ہے۔ جس نے پردہ کا حکم دیا ہو۔ اور اس وقت دیا ہو۔ جبکہ عورت و مرد آپس میں خلا ملا رکھتے ہوں۔ عورتوں کی صحبتوں سے لذت اُٹھاتے ہوں۔ بغیر کسی جھجک اور حجاب کے کھلے طور پر ایک دوسرے سے ملتے ہوں۔ کیا ان سب باتوں سے روک کر

پردہ کا حکم

جاری کرنا۔ اور یہ کہنا کہ مرد و عورت اسطرح ایک دوسرے سے نہ ملا کریں۔ کسی رنگیلے کی تعلیم ہوسکتی ہے۔ اگر نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رنگیلاپن ہوتا تو چاہیئے تھا۔ کہ آپ کہتے۔ عورتوں مردوں کو خوب محفلیں گرم کرنی چاہئیں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ ملنے سے کوئی پرہیز نہیں کرنا چاہیئے آپس میں خوب ہنسی تمسخر کرنا چاہیئے۔ مگر آپ نے یہ فرمایا۔ کہ مرد و عورت علیحدہ علیحدہ رہیں۔ اور نامحرم کی شکل تک نہ دیکھیں کیا اسی کو رنگیلاپن کہا جاسکتا ہے۔

پھر رنگیلاپن کی یہ خاصیت ہے کہ جس میں پایا جائے۔ وہ کسی قسم کی

ہیبت اور خوف

کو اپنے اوپر مستولی نہیں ہونے دیتا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو دیکھو۔ صبح شام رات دن خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کثرت سے کرتے ہیں۔ کہ

فرانس کا ایک مشہور مصنف

لکھتا ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے متعلق خواہ کچھ کہو۔ مگر اسکی ایک بات کا مجھ پر اتنا اثر ہے۔ کہ میں اسے جھوٹا نہیں کہہ سکتا۔ اور وہ یہ کہ رات دن اُٹھتے بیٹھتے سوائے خدا کے نام کے اسکی زبان سے کچھ نہیں نکلتا۔ اور ہر لحظہ اور ہر گھڑی وہ خدا کی عظمت اور اس کی محبت کو پیش کرتا ہے ؏

وہ لکھتا ہے۔ میں کس طرح مان لوں۔ کہ یہ شخص جو سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کو پیش کرنے والا ہے۔ خدا پر افترا باندھتا ہے۔ اب یہ

ایک دشمن کی گواہی

ہے۔ جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو تنقید کے طور پر مطالعہ کیا۔ پس جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت اس طرف توجہ دلاتے رہے۔ کہ ایک بالا ہستی ہے۔ اسکی شان اور عظمت بیان کرتے رہے۔ اس کے جلال اور جبروت سے ڈراتے رہے۔ تو کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ آپؐ میں (نعوذ باللہ) رنگیلاپن پایا جاتا تھا۔

پھر میں کہتا ہوں

رنگیلاپن کا موقع

کھانے پینے یا مرد و عورت کے تعلقات کا ہے۔ مگر اسوقت بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تعلیم دیتے ہیں۔ کہ جب کھانے بیٹھو تو خدا کا نام لو۔ جب کوئی چیز پینے لگو۔ تو خدا کا نام لو۔ کہ یہ سب چیزیں اسی نے تم کو عطا کی ہیں۔ اسی طرح جب مرد و عورت کے تعلقات ہوتے ہیں۔ اور جب عیش و عشرت کرنے والے چاہتے ہیں۔ کہ کسی قسم کا فکر ان کے پاس نہ آئے۔ اور اسی غرض کے لئے شراب پیتے ہیں۔ اس وقت کے متعلق بھی آپ فرماتے ہیں۔ یہ وقت بھی خدا تعالیٰ کو بھولنے کا نہیں۔ اس وقت تم دعا کرو۔ کہ تمہارے ملنے کا نتیجہ بُرا نہ پیدا ہو۔ بلکہ اچھا پیدا ہو۔

پس جو انسان میاں بیوی کے جائز تعلقات کے وقت بھی کہتا ہے

رنگیلاپن مت اختیار کرو۔

بلکہ اس موقعہ پر بھی خدا کو یاد رکھو۔ جو پردہ کا حکم دیکر عورتوں کو بالکل مردوں سے علیحدہ رہنے کا حکم دیتا ہے۔ جو شراب کا پینا قطعاً چھڑا دیتا ہے۔ کیا اسے ان مذاہب کے پیرو و ان جن میں شراب پینا جائز ہے جنہیں مرد اور عورتیں آزادی سے خلا ملا رکھتے ہیں۔ جنہیں رنگیلاپن کی سب باتیں پائی جاتی ہیں۔ حق ہے۔ کہ ایسے انسان پر اعتراض کریں

کیا ان اقوام کا فرد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنگیلا کہکر اپنا سیاہ چہرہ کو آپکے مصفےٰ آئینہ میں نہیں دیکھتا؟ یقیناً وہ اپنا ہی گندہ دیکھتا ہے۔ یا پھر وہ پاگل خانہ میں بھیجے جانے کے قابل ہے وہ شخص جو اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب پینے سے بالکل روک دیا۔ پردہ کا حکم جاری کر دیا۔ کھانے پینے اور مرد و عورت کے جائز تعلق کے وقت خدا کو یاد رکھنے کی تلقین کی۔ موت کو ہر وقت سامنے رکھنے کی ہدایت کی۔ ہر وقت خدا کے جلال سے ڈرنے اور اس کی رحمت کی امید رکھنے کا سبق پڑھایا۔ اور باوجود بادشاہ ہونے کے بغیر چھنے اور بچھر دل سے کوٹے کر بنائے ہوئے آٹے پر گذارہ کیا۔ آپؐ کی طرف رنگیلا پن منسوب کرتا ہے وہ اگر اول درجہ کا خبیث اور جھوٹا نہیں۔ تو اول درجہ کا پاگل ضرور ہے۔ اور

پاگل خانہ میں بھیجنے کے قابل

ہے۔ ان حالات کے ماتحت جو قوم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتی اور الزام لگاتی ہے۔ اس کے دماغ میں نقص اور عقل میں فتور ہے۔ یا وہ ملک میں فتنہ پیدا کرنا چاہتی ہے۔ میں

دُعا

کرتا ہوں۔ کہ اگر ایسی قوم پاگل ہو گئی ہے۔ تو خدا تعالےٰ اس کے جنون کو دور کرے۔ اور اگر شرارت کر رہی ہے۔ تو اس کے فتنے کو مٹائے۔ ورنہ اگر یہی حالت رہی۔ تو ایسے فتنے رونما ہوں گے۔ جن کا مٹانا نہ گورنمنٹ کی طاقت میں ہو گا۔ اور نہ پبلک کی طاقت میں۔

عرفانی کا شکریہ قبول فرمائیے

سیاحت یورپ و بلاد اسلامیہ اور حج بیت اللہ سے واپسی پر بہت سے مخلص احباب مبارکباد کے خطوط بھیج رہے ہیں۔ میں فرداً فرداً ان تمام احباب کے محبت ناموں کے جواب دیتا لیکن میں اپنی خوبی قسمت پر نازاں ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت با برکت کے سلسلہ میں تیار ہو رہا ہوں اسلئے میں تمام احباب کا الفضل کے ذریعہ شکریہ ادا کرتا ہوں اور خطوط نہ لکھ سکنے کی معذرت کرتا ہوں امید ہے کہ وہ اپنے دیرینہ خادم کی معذرت قبول فرمائینگے۔ اکثر احباب الحکم اور سفرنامہ کے متعلق بھی استفسار فرماتے ہیں سردست میں اتنی ہی کہہ سکتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز میں شملہ سے آکر اعلان کرنے کے قابل ہو سکوں گا۔ جن احباب نے مجھے دعاؤں کے لئے خطوط لکھے تھے میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور توفیق سے میں انکی بلایا اور خواہشات کے موافق بیت الحرام میں دعائیں کی ہیں اور مولا کریم کے فضل سے امید وار قبولیت ہوں ان خطوط نے میرے ایمان میں بہت اضافہ کیا ہے انشاء اللہ ان خطوط پر میں ایک مفصل مضمون عنقریب شائع کرونگا جس سے معلوم ہو گا کہ جماعت ایمانی رنگ میں ترقی کی منزلیں کس طرح طے کر رہی ہے والسلام خاکسار عرفانی

صیغہ ترقی اسلام قادیان کی تبلیغی کوششوں کے نتائج

چک شمالی کے مسلمانوں کی ہوشمندی

میں مسلمانوں کو موجودہ حالات سے آگاہ کر کے بیدار کرنے کے سلسلہ میں چک ۷۵ شمالی میں گیا۔ گاؤں کے مرد اور عورتیں ایک بڑی مسجد میں جمع ہوئے۔ نماز عشاء کے بعد خاکسار کا لیکچر ہوا۔ اس علاقہ میں یہ ایک بہت بری رسم ہے۔ کہ ہر قسم کی خرید و فروخت کے لئے عورتیں بازاروں میں بنیوں کے پاس جاتی ہیں لیکچر میں علاوہ چھوت چھات کی پابندی۔ مسلمانوں کی دوکانیں کھولنے کی تلقین کے اس بات پر بھی زور دیا گیا۔ کہ آئندہ سے عورتیں اس طرح بازاروں میں نہ جانی چاہئیں۔ الحمد للہ کہ تمام لوگوں نے ان تینوں تحریکوں پر بڑی مضبوطی سے قائم ہونے کے لئے لبیک کہا۔ اسی وقت ایک شخص کو تجویز کر دیا گیا۔ کہ وہ صبح ہی جا کر سودا خرید لائے۔ اور سب حاضرین نے کہا۔ کہ ہم مسجد میں اقرار کرتے ہیں۔ کہ آئندہ سے مسلمان دوکاندار سے خرید اکرینگے۔ عورتوں کو بازاروں میں جانے سے روکنے کے لئے بھی سب نے اقرار کیا۔ اس پر مزید کارروائی یہ کی گئی۔ کہ پانچ ممبروں کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ کہ اگر کسی کے ہاں سے کوئی عورت بازار میں سودا لینے جائے۔ تو کمیٹی اس شخص سے پانچ روپے بطور جرمانہ وصول کرے۔ اس روپیہ کو مشترکہ امور کیلئے کمیٹی خرچ کر سکتی ہے۔ اس کمیٹی میں ہر قوم کا ایک ایک نمائندہ لیا گیا ہے۔ قریباً ایک بجے شب یہ کارروائی ختم ہوئی۔

اللہ دتا جالندھری از بھلوال ؛

مسلمانان بھیکو چک کی قابل تعریف سرگرمی

گیانی سردار احمد صاحب نومسلم مبلغ کے لیکچروں کا اس علاقہ پر بہت اچھا اثر ہوا۔ سوئے ہوئے مسلمانوں کو بیدار کیا گیا۔ اور حالات حاضرہ سے واقفیت دلائی گئی۔ چھوت چھات کے متعلق حلفیں لی گئیں۔ محرم کے دن موضع بھیکو چک کے میلہ میں پھر کر خاکسار اور گیانی سردار احمد صاحب مبلغ اور مولوی لعل حسین صاحب اور ایک بارہ سالہ لڑکا مسمی احمد حسین مسلمان مردوں اور عورتوں کو ہندوؤں سے مٹھائی وغیرہ نہ لینے کی تلقین کرتے رہے۔ خدا کے فضل سے اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ چونکہ سب علاقہ مسلمانوں کا ہے۔ اس لئے سب ہندو مٹھائی فروش شام تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔ اور شام کو بعد حسرت و یاس اپنی مٹھائی سروں پر اٹھا کر گھروں کو چلے گئے۔ اس محرم کے میلہ پر قریباً تین صد روپیہ مسلمانوں کا مسلمانوں کے گھر رہا کیونکہ مسلمانوں کی دوکانیں لگوائی گئی تھیں۔ اس دن سے ہندو دوکانداروں میں مسلمانوں کے خلاف بڑا جوش پھیلا ہوا ہے۔ تیسرے دن موضع بارہ منگا میں میلہ تھا۔ وہ تمام قصبہ ہندوؤں کا ہے۔ یہاں کی اطلاعیں وہاں پہنچ گئی تھیں۔ چنانچہ جب خاکسار معہ گیانی سردار احمد صاحب مبلغ وہاں میلے میں گئے۔ تو ہمیں دھمکیاں دی گئیں۔ مگر اللہ کے فضل سے ہم نے اپنے فرائض کو ادا کر دیا۔ یہ علاقہ تمام مسلمانوں کا ہے۔ اور ان میں بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ موضع بھیکو چک میں ایک اسلامی دوکان بھی کھلوا دی گئی ہے۔ انشاء اللہ امید ہے۔ کہ کریانہ کی ایک دو اور دوکانیں بھی کھل جائیں گی۔ کوشش جاری ہے۔ اس کوشش میں سلطان خان صاحب محمد شریف خان صاحب حکیم فضل الدین صاحب۔ مولوی یعقوب خان صاحب اور چوہدری محمد حسن صاحب وکیل۔ چوہدری چراغ دین صاحب وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ اس موضع میں بزازی کی کوئی اسلامی دوکان نہیں ہے۔ علاقہ تمام مسلمانوں کا ہے۔ اگر کوئی صاحب بزازی کی دوکان کھول سکے۔ تو انشاء اللہ فائدہ میں رہے گا۔ (نامہ نگار)

اگر کوئی صاحب بزازی دوکان کھولنا چاہیں۔ تو ایڈیٹر الفضل سے نامہ نگار صاحب کا پتہ معلوم کر سکتے ہیں ؛

علی پور میں لیکچر

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد احمدی مبلغ جو کہ کچھ عرصہ سے ضلع مظفر نگر کیلئے تعینات ہو کر ضلع بھر میں کام کر رہے ہیں۔ یہاں تشریف لائے۔ اور یہاں کے قاضی صاحب شہر کی دعوت پر ۱۳ اگست کی رات کو ایک عام پبلک لیکچر "اسلام کی حقیقت" پر دیا۔ شہر میں منادی اور اشتہارات کے ذریعہ لیکچر کے بارے میں اطلاع عام لوگوں کو دی گئی۔ لیکچر بعد نماز عشاء شروع ہوا۔ حاضرین کا بہت بڑا مجمع ہو گیا۔ مولوی صاحب نے لیکچر فاضلانہ رنگ میں دیا۔ جو بہت مبسوط تھا۔ مولوی صاحب نے اپنے لیکچر میں ہندو قوم کے وہ مظالم بھی بیان کئے۔ جو وہ شدھی اور سنگھٹن کے نام سے مسلمانوں پر توڑ رہے ہیں۔ اور فرمایا۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ مخالفوں کے حملوں کو روکنے کیلئے اصلاح نفس کریں۔ فرقہ بندی کے تنازعات کو ملتوی کر دیں۔ تمام مسلمان آپس میں خدا اور اسکے رسولؐ کی عزت کی حفاظت کیلئے ایک جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔ اپنی تجارت کو بڑھائیں۔ دوکانیں کھولیں۔ اور ہندوؤں کی اچھی باتوں کو قبول کرتے ہوئے ان سے چھوت چھات شروع کریں۔ اور اس طرح سے ان کے چلائے ہوئے حربے کو ان پر ...

وصیتیں

۲۶۵۴: میں حاجی کریم بخش ولد پیر خان قوم راجپوت عمر ۶۰ سال ساکن مہاجر قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ر جولائی کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ایک کنال سکنی زمین واقعہ دارالفضل قادیان میں ہے۔ اور میری دوکان میں کوئی سو روپیہ کا مال ہے۔ میرا گذارہ دکانداری کی آمد پر ہے جو اس وقت اندازاً آمد ماہوار عہ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمدنی کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور بوقت وفات میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط حاجی کریم بخش مہاجر قادیان۔ بقلم خود۔ گواہ شد۔ بقلم خود مرزا مہتاب بیگ ساکن قادیان۔ گواہ شد۔ عبدالرحمن کاغانی بقلم خود ۱۲ر جولائی ۱۹۲۶ء

۲۶۵۵: میں شریف احمد ولد امیر احمد قوم شیخ قریشی عمر ۲۱ سال ساکن بھون تحصیل کیرانہ ضلع مظفر نگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۲۶ء کو اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد ۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہواری آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے پر میری جسقدر جائداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ شریف احمد ادرسیر ہیڈ مقیم حال مادھو گنج۔ ضلع ہردوئی یو۔ پی۔ گواہ شد محمد فیاض بقلم خود۔ گواہ شد۔ مشتاق علی بقلم خود۔ ۲/۱ ۱

۲۵۹۵: میں سردار خان ولد چوہدری سکندر خان حبیب قوم بھٹی راجپوت عمر ۲۷ سال ساکن بھاکا تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق آج بتاریخ ۱۶ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ قریباً ۵۰ گھماؤ اراضی از قسم چاہی و بارانی و نہری واقعہ موضع بھاکا ساد ہو کے متصل حافظ آباد میں ہے۔ میں اس کا دسواں حصہ بہت جلد اپنی زندگی میں ہی انشاء اللہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ہبہ کردونگا۔ اور سرکاری کاغذات میں داخل خارج کرا دونگا۔ نیز ایک کنال سکنی زمین دارالفضل قادیان میں ہے۔ میں اس کے ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔ اسکی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ عنقریب داخل کر دونگا۔ اور ۶۰۰ روپیہ نقد میرے پاس ہے۔ اس کا بھی دسواں حصہ ادا کر دونگا۔ اور بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ سردار خان بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام محمد ساکن بوپلہ حال وارد قادیان۔ گواہ شد۔ عبدالحمید ریلوے آڈیٹر لاہور۔ حال وارد قادیان۔

۲۶۱۴: میں حاجی محمد نظیر ولد شیخ حسین بخش صاحب ساکن شاہجہانپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۲۴ر مئی ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائیداد مبلغ ۱۲۰۰ روپیہ نقد اور ایک مکان پختہ و خام سکونتی میرا مملوکہ و مقبوضہ محلہ اسنہ میں واقعہ ہے۔ میرا گذارہ للعہ روپیہ ماہوار آمد پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور بوقت وفات میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ موصی حاجی محمد نظیر حال وارد کوہ شملہ۔ گواہ شد۔ برکت علی۔ امیر جماعت شملہ۔ گواہ شد عبدالسلام سکرٹری تبلیغ کوہ شملہ۔ گواہ شد۔ عبدالحمید فنانشل سکرٹری۔

۲۶۱۳: میں مطلوب النساء خاتون زوجہ حاجی محمد نظیر احمدی شیخ آج ۲۴ر مئی ۱۹۲۶ء کو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد زیورات طلائی مبلغ ۵۰۰ اور نقری مبلغ ۲۰۰ روپیہ اور ایک مکان پختہ ۵۰۰ کو خرید کر دیا ہے۔ کل جائیداد معہ مکان کے ۱۲۰۰ روپیہ کی ہے۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ فقط العبد موصیہ مطلوب النساء بقلم خود حال وارد کوہ شملہ۔ گواہ شد حاجی محمد نظیر خاوند موصیہ۔ گواہ شد برکت علی امیر جماعت گواہ شد۔ عبدالحمید فنانشل سکرٹری ۲۷-۵-۱۳

۲۶۲۶: میں شیخ محمد اکرام ولد نورالدین ساکن قادیان۔ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ کو اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد دو دوکانیں واقعہ ریتی چھلا موضع قادیان جن پر میں نے دو ڈھائی ہزار روپیہ خرچ کیا ہے۔ ان میں سے ایک دوکان ۵۰۰ کے عوض بابو محمد ایوب احمد صاحب کے پاس رہن ہے۔ نیز ایک ہزار روپیہ میری ہر دو بیویوں کا مہر وغیرہ میرے ذمہ ہے میرا گذارہ کاروبار تجارت پر ہے۔ لہٰذا میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا آٹھواں حصہ بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ دوکان میں بھی دو سو روپیہ کا مال ہے۔ بوقت وفات میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم حصہ جائیداد کے طور پر بمد وصیت داخل صدر انجمن احمدیہ قادیان کر جاؤں۔ تو اس کو حصہ موعودہ متروکہ میں سے منہا کیا جائے۔ فقط والسلام۔ العبد: محمد اکرام بقلم خود۔ گواہ شد: خیرالدین ولد نظام الدین کشمیری قادیان بقلم خود۔ گواہ شد۔ علی محمد مختار عام مرزا گل محمد صاحب۔ گواہ شد: قدرت اللہ بھتیجہ شیخ محمد اکرام بقلم خود۔

۲۶۳۴: میں شاہ دین ولد میاں اللہ دتا قوم صاحبزادہ عمر ۳۵ سال ساکن حال قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ایک مکان خام واقعہ بھڑی شاہ الرحمن قیمتی عہ اور ۱/۲ ۲ گھماؤں اراضی زرعی چاہی واقعہ بھڑی شاہ الرحمن ہے۔ میرا گذارہ اس جائیداد کے علاوہ دوکانداری کی آمد اور سلائی پر ہے۔ مکان کا سامان قیمتی عہ ہے۔ میری ماہوار آمد تقریباً ۳۰ روپیہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی جائیداد یا رقم حصہ جائیداد کے طور پر بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر جاؤں تو وہ حصہ موعودہ سے منہا کی جائے۔ ۲۴ر مئی ۱۹۲۶ء۔ العبد: شاہ دین درزی بقلم خود۔ گواہ شد۔ بقلم خود دولدار غلام نبی۔ گواہ شد: عبدالسلام دکاندار بھنگالوی بقلم خود۔

مسلمان دوکاندار

بہت سے احباب دفتر ہذا سے تجارتی معلومات کے سلسلہ میں یہ سوال بھی کرتے ہیں۔ کہ فلاں علاقہ میں فلاں مال کوئی مسلمان فروخت کرتا ہے یا نہیں۔ لیکن دفتر ہذا اکثر اوقات اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ دفتر ہذا کو اپنی اپنی جگہ کے مسلمان تھوک اور پرچون دوکانداروں کے پتہ سے مطلع کریں۔ نیز ہر جگہ کے احباب اس بات کی بھی اطلاع دیتے رہیں۔ کہ ان کے ہاں فلاں فلاں تجارت مسلمان دوکانداروں کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ہر قسم کی تجارتی معلومات پہنچاتے رہیں۔

مرزا شریف احمد۔ ناظر تجارت سلسلہ احمدیہ قادیان

تلاش گمشدہ

ایک شخص عبداللطیف نامی ساکن شیخ پور چک نمبر ۸ جنوبی [illegible] ضلع شاہ پور کچھ عرصہ سے گم ہے اسکی والدہ اور والد بہت فکر مند ہیں اس شخص کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ کالا رنگ۔ لمبا قد۔ [illegible] طرف سے دانت ٹوٹا ہوا عمر ۳۲ سال۔ اگر کسی احمدی بھائی کو علم ہو۔ تو فوراً پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ [illegible]

سعد اللہ شاہ۔ شیخ پور چک نمبر ۸ جنوبی [illegible]

الفضل کا خاص نمبر ۳۰ اگست کو شائع ہوگا

تمام جماعتہائے احمدیہ کے سکرٹریوں سے گذارش

الفضل کا خاص نمبر خدا تعالےٰ کے فضل سے ۳۰ اگست کو نکلنے والا ہے۔ جس میں انشاء اللہ بزرگان سلسلہ اور دیگر اہل قلم اصحاب کے نہایت مفید۔ دلچسپ اور اعلیٰ کار آمد مضامین و اشعار ہونگے۔

اسکی قیمت فی پرچہ ۲/ ہوگی۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جگہ پر سوچ بچار کر جس قدر پرچے مطلوب ہوں۔ ان کا آرڈر دیدیں۔ تا بذریعہ وی پی بھجوا دئے جائیں۔ یا صرف کارڈ پر تعداد مطلوبہ لکھ بھیجیں۔ بعد میں قیمت بھجوادیں۔ ۲۵ فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ شہروں میں اخبار فروشوں اور قصبات و دیہات میں دوکانداروں اور دیگر چلنے پھرنے والے ہوشیار آدمیوں کے ذریعے سے فروخت کروایا جا سکتا ہے محصول ڈاک اور فیس منی آرڈر منگوانے والے کے ذمہ ہوگا۔

مینجر الفضل قادیان

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

الفضل کا خاص نمبر نہایت شاندار ہوگا۔ اور معمولی تعداد سے بہت زیادہ دگنے کے قریب چھاپا جائیگا۔ باوجود اسکے ہم اشتہاروں کی اجرت میں کوئی خاص اضافہ سردست نہیں کرینگے پس جو صاحب اشتہار چھپوانا چاہیں۔ وہ جلد سے جلد بھجوادیں۔ اجرت خلاصتہً یہ ہے:۔

ایک صفحہ	ایک بار	دس روپے
نصف صفحہ	"	چھ روپے
کالم	"	۴½ روپے
نصف کالم	"	۲½ روپے
⅓ کالم	"	۲ روپے
¼ کالم	"	ڈیڑھ روپیہ

چندہ خاص ۱۹۲۷ء

اسوقت تک ایک سو جماعتوں سے فارم وعدہ چندہ خاص موصول ہوچکے ہیں۔ انکی میزان وعدہ ۳۶۹ روپے ۶ آنہ ہے۔ جن جماعتوں سے فارم نہیں پہنچے انکو علیحدہ خطوط ارسال کئے گئے ہیں ۳۰ جماعتوں کے فارم باقی ہیں اسکے بالمقابل وصولی مورخہ ۱۶ اگست ۲۷ء تک ۷۔۱۳۔۲۱ روپے ہے۔ ۳۰ ستمبر ۲۷ء تک کے آنے میں صرف ۱½ ماہ باقی ہے۔ الحمد للہ مدت میں چندہ خاص ۵۰۰۰۰ ہزار پورا کرنے کے لئے خاص جدوجہد سے کام لیں۔ عبدالمغنی ناظر بیت المال

مولوی نظیر الاسلام صاحب کہاں ہیں

ایک نہایت ضروری اور اہم غرض کے لئے مولوی نظیر الاسلام صاحب جو اس سال مولوی فاضل کے امتحان میں کامیاب ہو کر قادیان سے گئے ہیں۔ ہمیں خط و کتابت کی ضرورت ہے وہ اپنے پتہ سے جلد تر اطلاع دیں۔ یا کسی اور دوست کو معلوم ہو تو مطلع کریں۔ فتح محمد سیال ایم اے ناظر دعوۃ و تبلیغ

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر))

ہندوستان کی خبریں

بھدرک ۱۳ راگست - اڑیسہ کی طغیانی اور داخلی سلسلہ خبر رسانی کے رک جانیکی وجہ سے بھدرک سب ڈویژن پر نہایت بُرا اثر پڑا ہے - سڑکیں اور راستے بہ گئے ہیں - ریلوے کی آمد و رفت ہنوز بحال نہیں ہوئی - سینکڑوں دیہات کا کوئی سُراغ نہیں ملتا - ہزاروں دیہاتی بے گھر ہو گئے ہیں -

حال ہی میں گورنر بمبئی نے ایک تقریر کے دوران میں کہا - کہ بنگال کے مسلمانوں کی تعلیمی پستی ہے جوان کی آبادی کی کثرت کے مقابلہ میں پائی جاتی ہے - سیاسی مسائل کو پیچیدہ کر رکھا ہے

۱۱ راگست کو بوقت صبح بروز جمعرات شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ میں ایک ہندو مسلم فساد ہو گیا - یہ فساد ایک مسجد کی بنا پر ہوا - چونکہ یہ مسجد ایک مندر کے بالمقابل بنائے جانے لگی تھی - اس واسطے یہ فساد ہوا - تین آدمی ہلاک ۱۵ زخمی ہوئے -

لاہور ۱۵ راگست - لالہ شام لال کپور ایڈیٹر گورو گھنٹال نے عدالت عالیہ میں اس امر کا مرافعہ دائر کیا - کہ اسے ضمانت پر رہا کیا جائے - مگر ہائیکورٹ نے اس اپیل کو مسترد کر دیا -

معلوم ہوا - کہ لاہور کے ہندو محلوں میں بعض جوشیلے نوجوان عام ہندوؤں سے اس بات کی حلف لے رہے ہیں - کہ وہ مُسلمان دوکانداروں - سبزی فروشوں - قصابوں یا گوجروں وغیرہ سے کوئی چیز نہ خریدیں - خالص ہندو محلوں اور ہندو محلوں میں اس مضمون کے قلمی اشتہار بھی لگائے جاتے ہیں - کہ "ہر قسم کا سودا ہندوؤں سے خرید و جو کوست" ہندوؤں کی تجارت کو فروغ و بنیاد دھرم کی رکھتا ہے " وغیرہ وغیرہ -

دہلی ۱۵ راگست - لنڈن سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ مسٹر آسبورن نے قتل سوامی شردہانند کے مقدمہ میں عدالت عالیہ لاہور کے فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل میں مرافعہ دائر کر دیا ہے - لیکن طویل تعطیلات کی وجہ سے ہنوز کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی - مسٹر آسبورن نے ملزم عبدالرشید کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کرنے کے لئے مسٹر سائرل (جو ارل آف آکسفورڈ یعنی اسکوئیتھ کے معزز فرزند ہیں -) اور مسٹر ہاکس مشیر قانونی شہزادہ ویلز کی خدمات بھی حاصل کی ہیں - توقع ہے - کہ مرافعہ کی سماعت اکتوبر میں ہوگی -

لاہور ۱۱ راگست اعلان کیا گیا ہے - کہ مشہور پہلوان زبسکو معہ اپنے چھوٹے بھائی اور ایک اور پہلوان کے ہندوستانی پہلوان گاما سے مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان آنے کا ارادہ رکھتا ہے -

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل بیرسٹر ایٹ لاء ۱۳ راگست کو عازم انگلستان ہوئے ہیں - آپ پنجاب کونسل کے مُسلمان ارکان کی نمائندگی کے فرائض انجام دینگے -

دہلی ۱۶ راگست مُسلمانوں کا ایک جلسہ دفعہ ۲۹۷ الف کے مسودہ پر غور و خوض کرنے کے لئے زیر صدارت سر ذوالفقار علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ منعقد ہوا - جو مولانا محمد علی نے اس غرض سے مرتب کیا ہے - کہ بانیان مذاہب اور پیشوایان مذاہب کے خلاف گندی تحریرات کے شائع کرنے کی سزا مقرر کر دی جا جلسہ میں اسمبلی کے صرف تین ارکان شامل تھے - سر ذوالفقار علی خان - نواب محمد اسمعیل اور مولانا محمد شفیع - فیصلہ یہ ہوا کہ ملک کے مسلم وکلاء اور رہنماؤں سے بھی مشاورت کی جائے - مختلف صوبہ کے سرکردہ رہنماؤں میں سر عبدالرحیم - سر علی امام - سر محمد شفیع سر ابراہیم رحمت اللہ - ڈاکٹر کچلو - حضرت امام جماعت احمدیہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے نام بھی شامل ہیں -

مدراس ۱۵ راگست - سبرایالو اور محمد صالح کو جو مدورا کے دو کانگریسی کارکن ہیں - اس جرم میں تین ماہ قید با مشقت اور تین تین سو روپیہ جرمانہ یا عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید تین ماہ قید با مشقت کی سزا دی گئی ہے - کہ انہوں نے گذشتہ جمعہ کو کرنل نیل کے مجسمہ کو بگاڑا - سبرایالو نے عدالت میں اپنے ان الفاظ کا اعادہ کیا - کہ کرنل نیل ایک ظالم آدمی تھا - اور جو سزا مجھے عدالت دیگی - میں اسکے بھگتنے کے لئے تیار ہوں -

لاہور ۱۵ راگست جسٹس ٹیک چند نے سر گنگارام کے تینوں بیٹوں اور چار ممبران ٹرسٹ سوسائٹی کی موجودگی میں سر گنگارام آنجہانی کے وصیت نامہ کو کھولا - دیگر امور کے علاوہ وصیت نامہ میں ۱۲ لاکھ نقد اور دو لاکھ کی جائداد ٹرسٹ سوسائٹی کو خیراتی کاموں کے لئے دیا گیا ہے - سوسائٹی مذکور کے پاس تیس لاکھ کی جائداد پہلے سے موجود ہے -

راولپنڈی ۱۵ راگست - ہندوؤں کی طرف سے مُسلمانوں کا بائیکاٹ نہایت شدومد کے ساتھ جاری ہے - امسال رکھڑی کے موقعہ پر رکھڑی باندھنے سے محض اس وجہ سے روکا گیا - کہ اس کے بنانے والے مُسلمان ہیں -

۵ راگست کو مولوی غلام احمد اخگر سابق ایڈیٹر اہل فقہ امرتسر کا انتقال ہو گیا -

فتح گڑھ ۱۵ راگست - کل ضلع فرخ آباد کے موضع ہتھیا پور میں دو ہزار زائد ملکانے ہندو دھرم میں شامل کئے گئے - راجپوتوں - براہمنوں - ویشوں - اور کائستھوں نے اس موقعہ پر درشن دیکر بھرت ملاپ کی عزت بخشی - ۱۹۲۳ء سے شدھی سبھا کے آدمی ان کے درمیان سرگرمی سے کام کر رہے تھے - مسلمانوں نے بھی بڑی مخالفت کی - لیکن آخرکار ان کی مخالفت ناکام ثابت ہوئی - (ملاپ)

ممالک غیر کی خبریں

وائن ۱۱ راگست - جریدہ "گریز ٹیس پوسٹ" رقمطراز ہے - کہ ایک نوجوان نے رومانیہ اور یوگوسلافیہ کی سرحد کے ریلوے سٹیشن لگنڈ پر سابق شاہ یونان کو قتل کرنے کی کوشش کی - جو بخارسٹ سے ویلڈ بز کیر نہتیہ جا رہے تھے - اس نوجوان نے ایک ریوالور سے کئی گولیاں چلائیں - لیکن وہ سب وار خالی گئے - اور وہ گرفتار کر لیا گیا -

لندن ۱۲ راگست - دفتر مستعمرات کا ایک اعلان مظہر ہے - کہ امیر فیصل جو سابق شریف حسین سے ملاقات کرنے کے لئے قبرص جا رہے ہیں - یورپ کی سیاحت اپنی اصلاح صحت کیلئے کرینگے -

کچھ مُدت گذری - دروزیوں سے جنگ کے دوران میں سات سو شامی سپاہی فوج سے بھاگ گئے تھے - انہیں گرفتار کرکے شام لایا گیا - بیروت میں فوجی عدالت نے ان کے مقدمہ کی سماعت کی - سپاہیوں کو مختلف المیعاد قید کی سزائیں دی گئیں - انہیں الجیریا میں قید کیا جائیگا -

حکومت انگورہ نے حکم دیا ہے - کہ فرانسیسی مسیحی راہبات کا مدرسہ بنات جس میں چار سو لڑکیاں تعلیم پاتی تھیں - بند کر دیا جائے کیونکہ نصاب تعلیم میں ایسی کتابیں داخل تھیں - جن میں ترکوں کے قومی خیالات پر اعتراض کئے گئے ہیں -

یمن میں چور - زانی - شراب خور اور دوسرے مجرمین پر شرعی حدود عاید کی جاتی ہیں -

لاپاز ۱۳ راگست - بولیویا (جنوبی امریکہ) میں بغاوت ہو گئی - جسکے متعلق بیان کیا گیا ہے - کہ اس میں تقریباً پچاس ہزار ہندوستانی شریک ہیں - باغی زراعتی حلقوں کی طرف بڑھ رہے ہیں - نیز انہوں نے کھیتوں پر قبضہ کر لیا ہے - کھیتوں اور گوداموں کو لوٹنے اور جلانے کے بعد پوٹوسی کی ریلوے کو دھمکیاں دے رہے ہیں - اس بغاوت کے متعلق یہ کہا جاتا ہے - کہ یہ کمیونسٹوں نے شروع کرائی ہے - فوجی دستوں نے مختلف اضلاع میں باغیوں سے لڑ کر ان کے بہت سے آدمی قتل کئے ہیں - اور ان کے پچاس سرداروں کو گرفتار کر لیا ہے - جنرل گونزیلز فلور کو اب اس بغاوت کے دبانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے - بہت سے آدمی گرفتار کئے جا رہے ہیں جن پر یہ شبہ کیا گیا ہے - کہ انہوں نے کمیونسٹ پروپیگنڈا کی تشہیر میں حصہ لیا ہے -

ماسکو ۱۶ راگست - ضلع فرغانہ ترکستان میں زلزلہ کی وجہ سے ایک سو آدمی ہلاک اور ۳۰ آدمی مجروح ہوئے تقریباً سو جھٹکے محسوس کئے گئے - قصبہ [illegible] میں پانچ سو مکان منہدم ہو گئے ہیں -

رنگون ۱۵ راگست - کل رات گورنر برما نے [illegible]

(منشی عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر دفتر الفضل قادیان کے لئے شائع کیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اے بے خبر بخدمتِ قرآں کمر بہ بند ✣ زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

قرآن مجید

پڑھنا سمجھنا آسان ہو گیا!

دنیا میں یہ سب سے پہلا قرآن مجید شائع ہو رہا ہے۔ جس میں قرآن شریف کے پڑھنے اور سمجھنے کے دونوں پہلو بطرز حسن اور نہایت خوش اسلوبی سے آسان سے آسان طور پر پیش کئے گئے ہیں۔ لفظ جدا۔ حرف جدا۔ اعراب با موقعہ اور قلم جلی۔ پھر ترجمہ ایسا تحت اللفظ لکھوایا گیا ہے کہ ہر لفظ کا ترجمہ اور ہر آیت کا مفہوم بغیر امداد غیرے بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے ساتھ ہی صرف و نحو کا ضروری خلاصہ بھی شامل کیا گیا ہے ✣

ہمارا دعوےٰ ہے

کہ اس قسم کی ضروری خصوصیتوں والا قرآن شریف بجز اسکے اور کوئی نہیں شائع ہوا پس اس زمانہ میں جبکہ دین سیکھنے اور اشاعتِ اسلام کرنے کیلئے ترجمۃ القرآن سیکھنا ہر مسلمان مرد و عورت اور بچہ کا فرض اولین ہے ایسے مترجم قرآن شریف کی اشد ضرورت تھی بس اس ضرورت کے پورا کرنیکے لئے

صرف یہی قرآن مجید ہے

کہ جو بغیر استاد کی مدد کے پڑھا سمجھا جا سکتا ہے علاوہ اس نمونہ کے مزید تسلی کے لئے پارہ اول مترجم کی کچھ کاپیاں الگ بھی چھپوائی ہیں۔ جو ۱۲ کے ٹکٹ آنے پر فوراً بھیجا جائے گا۔ اور ایک روپیہ کے پانچ عدد بھیجے جائیں گے ✣ **مزید براں یہ بھی شرط ہے** کہ اگر نمونہ کے مطابق یا بہتر قرآن مجید نہ ہو تو واپسی بھی ہو سکے گی۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ ولایتی اور سائز بالکل اسی نمونہ کے مطابق ہے۔ زیر طبع ہے۔

ایک ذی استطاعت دوست

کے ایک سو قرآن مجید کی خریداری منظور کرنے سے اس اہم کام کے سر انجام کرنیکی جرأت ہوئی ہے اللہ تعالیٰ تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اس قابل رشک نمونہ سے دوسرے ذی استطاعت احباب بھی فائدہ اٹھا کر اس کار خیر میں حصہ وافر لیں اور عند اللہ ماجور ہوں ✣

قیمت فی قرآن مجید مجلد ۸؍ مجلد کپڑا ۹؍ رچمی سنہری جلد اعلیٰ سے اعلیٰ حسب فرمایش طیار ہو سکیگی۔ دس عدد یا زائد کے خریدار کو محصولڈاک معاف ہوگا۔ ایک سے زائد کے خریدار کو پانچ روپے بطور پیشگی بھیجنے ضروری ہیں بوجہ عدم مائیگی کے تعداد بہت کم چھپ رہی ہے اس لئے شائقین کو جلد سے جلد درخواستیں بھیجنی چاہئیں ✣

ملنے کا پتہ } **کتاب گھر۔ قادیان**

بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ

شہر کو امن والا اور رزق دے اسکے باشندوں کو پھلوں سے جو ایمان لایا ان میں سے

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ

اللہ اور روز آخر پر فرمایا اور جس نے کفر کیا پس میں فائدہ پہنچاؤنگا اس کو تھوڑا پھر

اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ وَاِذْ يَرْفَعُ ١٢٧

مجبور کرونگا اسکو طرف عذاب آگ کے اور بری ہے لوٹنے کی جگہ اور جب اٹھا رہے تھے

اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا

ابراہیم بنیادیں کعبہ کی اور اسمٰعیل بھی اے رب ہمارے

تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا ١٢٨

قبول فرما ہم سے یقیناً تو ہی خوب سننے والا اور جاننے والا ہے اے رب ہمارے اور بنا ہمیں

مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَ

فرمانبردار اپنا اور ہماری نسل میں سے ایک جماعت فرمانبردار اپنی اور

اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ

دکھا ہمیں حج کی عبادتیں اور متوجہ ہو ہم پر یقیناً توہی بڑا متوجہ ہونے والا

الرَّحِيْمُ ○ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ١٢٩

مہربان ہے۔ اے رب ہمارے اور کھڑا کر ان میں ایک رسول ان میں سے

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

جو پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھائے ان کو کتاب اور حکمت

وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ وَمَنْ يَّرْغَبُ ١٣٠ ع ١٥ ٨ ١٥

اور پاک کرے انکو تحقیق تو ہی ہے غالب حکمت والا ١٣٠ اور کون اعراض کرتا ہے

عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ

دین ابراہیم سے سوائے اسکے جس نے بیوقوف بنایا اپنی تئیں اور در حقیقت ہم نے چن لیا اسکو

فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ اِذْ قَالَ ١٣١

دنیا میں اور یقیناً وہ آخرت میں نیکو کاروں میں سے ہوگا جب فرمایا

لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَوَصّٰى ١٣٢

اس کو اسکے رب نے فرمانبردار ہو کہا اس نے میں فرمانبردار ہوتا ہوں رب العلمین کے لئے اور وصیت کی